الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. 4 CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد برسر ...

مورخہ ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ...

(جلد ۱۰) بھائیو ! اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم (نمبر ۴)

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

اسلام میں توحید

آریہ مسافر ۱۲ میں ایک نوٹ اسلام میں شرک کے عنوان سے دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا کہ جس دین کا اصل الاصول ہی لا الٰہ الا اللہ ہو۔ اس میں شرک کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایک جاہل سے جاہل مسلمان کو بھی پوچھو۔ کہ تم مسلمان ہو۔ تو وہ اس کے ثبوت میں فوراً الحمد للہ پڑھتا ہوا کہے گا۔ لا الٰہ الا اللہ۔ برخلاف اس کے اور کوئی مذہب ایسا نہیں جس کا معمولی فرد بھی اپنے مذہب کے اصول بتلا سکے۔ میں نے تو بڑے لوگوں سے پوچھ کر دیکھا ہے وہ میرے اس سوال کا جواب ٹال گئے۔ کہ آپ کے مذہب کے اصول کیا ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں میں نے جیون تت کے ایڈیٹر صاحب کو لکھا کہ آپ کے مذہب کے اصول کیا ہیں۔ تو جواب میں مجھے دس گیارہ کتابوں کا نام لکھدیا۔ لیکن یہی سوال اگر ایک جاہل مسلمان سے بھی ہوتا۔ تو وہ لکھ بھیجتا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ دنیا میں ایک ہی مذہب ہے۔ جو اپنے اصولوں کا اعلان دن رات کو ٹھوں پر چڑھ کر پانچ دفعہ بآواز بلند کرتا ہے یعنی اذان میں۔ وہ مذہب میرے دوستو اسلام ہے۔ پھر باوجود اس علم کے کہ اللہ اکبر۔ اشہد اَن لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ۔ ہمارا دین ہے۔ یہ کہنا کہ اسلام میں شرک ہے کس قدر بے انصافی کی بات ہے۔ قرآن مجید سارا اسی توحید کی تعلیم سے بھرا ہے۔ اس کی ایک سورۃ۔ قُلْ ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔ ایسی سورۃ ہے جو جاہل سے جاہل مسلمان کو یاد ہے۔ اوروں میں تقریباً ۳۲ دفعہ اس کو دہراتا ہے۔ پھر باوجود اس کے ہمیں مشرک سمجھنا۔ اگر از راہ شرارت نہیں تو نادانی کی انتہا ہے۔ کیا لوگوں کو حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اعلان بھول گیا کہ یاایھا الناس ان کنتم فی شکٍ من دینی فلا اعبد الذین تعبدون من دون اللہ۔ ولکن اعبد اللہ الذی یتوفٰکم وامرت ان اکون من المومنین۔ وان اقم وجھک للدین حنیفاً۔ ولا تکونن من المشرکین ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذاً لمن الظٰلمین۔ وان یمسسک اللہ بضرٍ فلا کاشف لہ الا ھو۔ وان یردک بخیرٍ فلا رادّ لفضلہ یصیب بہٖ من یشاء من عبادہٖ وھو الغفور الرحیم۔

اے لوگو۔ اگر تم میرے دین کی نسبت شک میں ہو تو سُن لو۔ کہ اللہ کے سوا ان کی پرستش نہیں کرتا جن کی تم پرستش کرتے ہو بلکہ میں اس کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جانیں قبض کرتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ اور یہ کہ اپنی تمام توجہ سے یکسو ہو کر دین پر قائم ہوں۔ اور تو مشرکوں سے نہ ہو اور نہ پکار اللہ کے سوا اسے جو نفع نہ دے نہ ضرر۔ اگر تو ایسا کرے۔ تو ظالموں سے ہے۔ اگر تجھے کوئی دُکھ پہونچے۔ تو اللہ کے سوا اس کا کوئی ہٹانے والا نہیں اور سکھ پہونچائے۔ تو اس کے فضل کو ہٹانے والا کوئی نہیں۔ جس پر چاہے اپنے بندوں سے فضل کرے وہ غفور رحیم ہے۔ کیا ایسی پاک تعلیم والا مشرک ہو سکتا ہے (۲) پھر سنو۔ قرآن شریف میں صاف حکم ہے۔ لا تسجدوا للشمس ولا للقمر ولکن اسجدوا للذی خلقھن۔ کیا اس قسم کی کوئی وید کی شرتی بھی پیش کر سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔

اسلام شرک کی بیخکنی میں تو ایسا مشہور ہے۔ کہ خود مخالفوں کو بھی اس کا اقرار ہے۔ چنانچہ پرکاش مطبوعہ ۶ نومبر میں لکھا ہے کہ:۔

(سیدنا) محمد صاحب (صلعم) کے دھرم سمبندھی کاموں کے لئے ہمارے ہردیہ میں بڑی عزت ہے ان کے ظہور سے پورب عرب دیش نواسیوں کی دھارمک اوستھا بہت ہی نیچ تھی وہاں وام مارگ کی لہر بڑے زوروں پر تھی۔ بھیروی چکر بڑے ویگ سے چلتا تھا۔ غرضیکہ شراب کباب و بھیچار اور بت پرستی کوئی ایسی اخلاقی برائی نہ تھی۔ جو اس وقت اہل عرب میں موجود نہ ہو۔ اس وقت (سیدنا) محمد صاحب (صلعم) نے بت پرستی کے برخلاف

(بدر پریس قادیان دار الامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

بدر

BADR QADIAN

قادیان

آیت شکنی عجاز درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ مرزا غلام احمد

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

مورخہ ۱۲ ذوالقعدہ ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۱۰ء مطابق ۹ مگھر ۱۹۶۷ء

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

(جلد ۱۰)

(نمبر ۴)

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم ۔ نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

Reg. No. L. 238 — CCLXXXVIII

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

اسلام میں توحید

آریہ مسافر ۵ ستمبر میں ایک نوٹ اسلام میں شرک کے عنوان سے دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا کہ جس دین کا اصل الاصول ہی لا الہ الا اللہ ہو۔ اس میں شرک کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایک جاہل سے جاہل مسلمان کو بھی پوچھو کہ تم مسلمان ہو۔ تو وہ اس کے ثبوت میں فوراً الحمد للہ پڑھتا ہوا کہے گا۔ لا الہ الا اللہ۔ برخلاف اس کے اور کوئی مذہب ایسا نہیں جس کا معمولی فرد بھی اپنے مذہب کے اصول بتلا سکے۔ میں نے تو بڑے لوگوں سے پوچھ کر دیکھا ہے وہ میرے اس سوال کا جواب ٹال گئے۔ کہ آپ کے مذہب کے اصول کیا ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں میں نے جیون تت کے ایڈیٹر صاحب کو لکھا کہ آپ کے مذہب کے اصول کیا ہیں۔ تو جواب میں مجھے دس گیارہ کتابوں کا نام لکھ دیا۔ لیکن یہی سوال اگر ایک جاہل مسلمان سے بھی ہوتا۔ تو وہ لکھ بھیجتا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ دنیا میں ایک ہی مذہب ہے۔ جو اپنے اصولوں کا اعلان دن رات کو کوٹھوں پر چڑھ کر پانچ دفعہ بآواز بلند کرتا ہے یعنی اذان میں۔ وہ مذہب میرے دوستو اسلام ہے۔ پھر باوجود اس علم کے کہ اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ ہمارا دین ہے۔ یہ کہنا کہ اسلام میں شرک ہے کس قدر بے انصافی کی بات ہے۔ قرآن مجید سارا اسی توحید کی تعلیم سے بھرا ہے۔ اس کی ایک سورۃ۔ قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔ ایسی سورۃ ہے جو جاہل سے جاہل مسلمان کو یاد ہے۔ اور دن میں تقریباً ۳۲ دفعہ اس کو دہراتا ہے۔ پھر باوجود اس کے ہمیں مشرک سمجھنا۔ اگر از راہ شرارت نہیں تو نادانی کی انتہا ہے۔ کیا لوگوں کو حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اعلان بھول گیا کہ یاایھا الناس ان کنتم فی شک من دینی فلا اعبد الذین تعبدون من دون اللہ۔ ولکن اعبد اللہ الذی یتوفکم وامرت ان اکون من المومنین وان اقم وجھک للدین حنیفاً۔ ولا تکونن من المشرکین ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذاً لمن الظلمین۔ وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو۔ وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ وھو الغفور الرحیم۔

اے لوگو۔ اگر تم میرے دین کی نسبت شک میں ہو تو سن لو۔ کہ اللہ کے سوا ان کی پرستش نہیں کرتا جن کی تم پرستش کرتے ہو بلکہ میں اس کی عبادت کرتا ہوں۔ جو تمہاری جانیں قبض کرتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں ایمان والوں میں سے ہوں۔ اور یہ کہ اپنی تمام توجہ سے یکسو ہو کر دین پر قائم ہوں۔ اور تو مشرکوں سے نہ ہو اور نہ پکار اللہ کے سوا اسے جو نفع نہ دے نہ ضرر۔ اگر تو ایسا کرے تو تو ظالموں سے ہے۔ اگر تجھے کوئی دکھ پہونچے۔ تو اللہ کے سوا اس کا کوئی ہٹانے والا نہیں اور سکھ پہونچائے۔ تو اس کے فضل کو ہٹانے والا کوئی نہیں۔ جس پر چاہے اپنے بندوں میں فضل کرے وہ غفور و رحیم ہے۔ کیا ایسی پاک تعلیم والا مشرک ہو سکتا ہے (۲) پھر سنو۔ قرآن شریف میں صاف حکم ہے۔ لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن۔ کیا اس قسم کی کوئی وید کی شرتی بھی پیش کر سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔

اسلام شرک کی بیخکنی میں تو ایسا مشہور ہے۔ کہ خود مخالفوں کو بھی اس کا اقرار ہے۔ چنانچہ پرکاش مطبوعہ ماہ نومبر میں لکھا ہے کہ:۔

(سیدنا) محمد صاحب (صلعم) کے دھرم سمبندھی کاموں کے لئے ہمارے ہردیہ میں بڑی عزت ہے ان کے ظہور سے پورب عرب دیش نواسیوں کی دھارمک اوستھا بہت ہی بگڑی ہوئی تھی وہاں وام مارگ کی لہر بڑے زور دار پر تھی۔ بھیروی چکر بڑے زور سے چلتا تھا۔ غرضیکہ شراب کباب و بھچا اور بت پرستی کوئی ایسی اخلاقی برائی نہ تھی۔ جو اس وقت اہل عرب میں موجود نہ ہو۔ اس وقت (سیدنا) محمد صاحب (صلعم) نے بت پرستی کے برخلاف

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بڑی زبردست آواز اُٹھائی اور کہا یہ عربی پیغمبر کے یہ شبد کہ یدی سورج اور چاند بھی میرے ہاتھوں پر رکھ دو۔ تو بھی میں بتوں کا کھنڈن نہیں چھوڑ سکتا۔ بڑے اُچیہ بھاؤ والے شبد ہیں۔ اور ان شبدوں کو پڑھ کر یک لخت ہمارے ہردیہ سے پیغمبر کی پرسنسا نکلتی ہے۔ آپنے بت پرستی کو ہٹا کر عرب دیش میں ایک واحد پرماتما کی پُوجا چلائی"

باقی یہ کہنا کہ آپ نے اپنا نام ساتھ جوڑ دیا۔ نہایت نافہمی کی بات ہے۔ دنیا میں ایک ہی ہادی ہے۔ جس کو یہ امتیازی درجہ حاصل ہے۔ کہ اس کی قوم نے اس کی پرستش نہیں کی۔ کیونکہ مسلمان جہاں اشہد ان لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے۔ اُسی کے ساتھ اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ہے یعنی اللہ کی الوہیت کے ساتھ (حضرت) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبودیت کی گواہی دیتا ہے۔ کیا ہمارا معترض بھول گیا کہ رامچندرجی اور کرشن جی کی پوجا ہوتی ہے۔ کیا وجہ ہے یہ تعلیمی نقص ہے۔ وہ خدا کے راستباز بندے ہادی خلق تھے۔ مگر لوگوں نے انھیں خدا سمجھا اور خدا بنایا۔ مگر الحمد للہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اس کی قوم کو یہ غلط فہمی نہیں۔ مسئلہ شفاعت سے کسی قسم کا شرک سمجھنا بہت گری ہوئی بات ہے۔ شفاعت کی فلاسفی تم لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ حالانکہ دنیا کے جتنے کام ہیں وہ بھی شفاعت ہی سے ہوتے ہیں۔ اگر کسی انسان میں یہ دو صفتیں موجود ہوں کہ ایک خدا سے تعلق شدید ہو اور دوسری طرف مخلوق سے بھی محبت اور ہمدردی کا تعلق ہو۔ تو بلاشبہ ایسا شخص ان لوگوں کے لئے جنھوں نے عمداً اللہ سے تعلق نہیں توڑا۔ دل جوش سے شفاعت کرے گا۔ اور وہ شفاعت منظور ہوگی۔ کیونکہ جس شخص کی فطرت کو یہ دو تعلق عطا کئے گئے ہیں ان کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ خدا کی محبت تامہ کی وجہ سے اس فیض کو کھینچے۔ اور پھر مخلوق کی محبت تامہ کی وجہ سے وہ فیض ان تک پہونچائے۔ اور یہی وہ کیفیت ہے۔ جسکو دوسرے لفظوں میں شفاعت کہتے ہیں۔ جیسا کہ چاند سُورج کے مقابلہ میں ہو کر ایک قسم کا اتحاد اور جوڑ اس سے حاصل کرتا ہے۔ تو معاً اس نور کو حاصل کر لیتا ہے۔ جو آفتاب میں ہے اسی طرح رُوحانی شفیع کا خاصہ ہے۔ جب ایک انسان سچے دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اور آپ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پورے صدق و صفا اور محبت اور اطاعت سے آپ کی پیروی کرتا ہے یہاں تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے فنا کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ تب اس تعلق شدید کی وجہ سے جو آپکے ساتھ ہو جاتا ہے۔ وہ الٰہی نور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترتا ہے اس سے یہ شخص بھی حصہ لیتا ہے اور پھر اُس نور سے قوت پا کر اعلےٰ درجہ کی نیکیاں اس سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس کے ہر عضو میں سے محبت الٰہی کا نور چمک اُٹھتا ہے۔ تب اندرونی ظلمت بکلی دُور ہو جاتی ہے اور علمی رنگ سے بھی اس میں نور پیدا ہو جاتا ہے اور عملی رنگ سے بھی۔ آخر ان نوروں کے اجتماع سے گناہ کی تاریکی اس کے دل سے کوچ کر جاتی ہے۔

بس جناب یہ ہے شفاعت کی حقیقت۔ خدا جانے آپ کیا سمجھے ہیں۔ کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ مجرمین میں یکدم اندھا دھند بہشت میں ڈالدئے جاوینگے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یتساءلون عن المجرمین۔ ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین۔ وکنا نکذب بیوم الدین حتی اتٰنا الیقین فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین۔

تم کو دوزخ میں کس چیز نے پہونچایا۔ کہیں گے۔ ہم نمازی نہ تھے۔ مسکین کو کھانا نہ کھلاتے۔ بے ہودہ بکواس کرتے۔ عملی حالت سے قیامت کو جھٹلاتے۔ یہاں تک کہ موت آگئی۔ پس ان کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت نفع نہ دے گی۔

آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت یا ایھا الناس اتقوا ربکم واخشوا یوماً لا یجزی والد عن ولدہٖ ولا مولود ھو جاز عن والدہٖ شیئاً کے نزول پر فرما دیا تھا۔ اے قریش اپنی خلاصی ڈھونڈو۔ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤنگا۔ اے بنی عبد مناف اے عباس اے صفیہ محمدؐ کی پھوپھی اور اے فاطمہ محمدؐ کی بیٹی۔ اللہ کے معاملہ میں میں کیا کام آسکتا ہوں۔ اگر تمہارے عمل اچھے نہ ہوں گے۔

پھر ایک اور آیت سے ٹھوکر کھائی۔ جو سورۃ اعراف میں ہے۔ جعلا لہ شرکاء فیما اٰتٰھما فتعالی اللہ عما یشرکون۔ آپ کہتے ہیں کہ بابا آدم علیہ السلام و مائی حوا نے شرک کیا۔

میں تعجب کرتا ہوں۔ کہ آدم کا بیان پہلے ہو لیا۔ پھر اور پیغمبروں کا ذکر آیا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کا ذکر ہے اب یہاں آدم و حوا کس طرح سمجھ لئے گئے۔ کیا جعل سے تمہارا ذو جعل ہے؟ مگر یہ تراں کی خصوصیت نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن آیاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً۔ کہ خدا نے تمہیں سے تمہاری بیبیاں بنائیں۔ کیا دُعا ہے؟ مگر دُعا تو مشرکین بھی کر لیتے ہیں۔ جیسے دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ دعوا اللہ مخلصین لہ الدین لئن انجیتنا من ھذہ لنکونن من الشاکرین۔ کیا صالحاً ہے؟ وہ کون ماں باپ ہے جو نہ چاہے کہ میری اولاد چنگی بھلی تندرست پیدا ہو۔ کیا عما یشرکون قرینہ کافی نہیں۔ کہ حضرت آدم و حوا یہاں مراد نہیں بلکہ مشرکین عرب کو خطاب ہے اور نفس واحدہ سے مراد عربوں کا جد مشترک ہے۔ جس سے ان سب کی نسل چلتی ہے یا نفس واحدہ سے ہر ایک مشرک مخاطب کا جد مراد ہے۔ حضرت آدمؑ کے دانہ کھا لینے کا ذکر تو کئی جگہ ہے۔ مگر اس بات کا ذکر نہیں آیا بلکہ سورہ طٰہٰ میں ثم اجتبٰہ ربہ فتاب علیہ وھدیٰ فرما کر بتا دیا۔ کہ پھر آدم علیہ السلام سے کوئی معمولی کمزوری بھی ظاہر نہیں۔ چہ جائیکہ شرک۔ اُمید ہے اسی قدر کافی ہوگا۔

مدینۃ المسیح

جناب امیر المؤمنین علامہ نور الدین سلمہ رب العالمین جمعہ کے روز ۱۷ نومبر خان محمد علی خان صاحب کی کوٹھی سے واپس آتے ہوئے گھوڑی کے بدکنے سے الحکم پریس کے پاس نیچے آرہے۔ ابرو کے اوپر ایک زخم آیا۔ ہڈی پر ضرب نہیں آئی اور کچھ چوٹیں بھی لگیں مگر الحمد للہ خیریت گذری۔ بہت سال ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خواب میں دیکھا۔ کہ مولوی نور الدین صاحب گھوڑی سے گر پڑے۔ جس سے آپ کی صداقت اور اس تعلق شدید کا پتہ چلتا ہے۔ جو حضور کو مولوی صاحب موصوف سے تھا۔ آپ کی طبیعت رو بصحت ہے حالات تشویش انگیز نہیں۔ احباب یہاں آنے کی تکلیف نہ کریں بلکہ گھر ہی میں صبر و سکون کے ساتھ دُعا کریں۔

جھنگ سیال کا پیغام شانتی کو اگر اصول ہی کی پوچھتے ہو تو پھر کچھ نہ پوچھو۔ اپنے اصول اپنے ہی کالموں سے ڈھونڈ لو۔ آپ کو معلوم ہو جاویگا کہ آپنے اوتار کس لئے لیا تھا اور اب کرتے کیا ہو۔

اعلان گورنمنٹ بابت مردم شماری ۱۹۱۱ء اس امر کی ہدایت رکھنی چاہیئے کہ جینیوں اور سکھوں کو ہندو درج نہ کیا جاوے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں سکھ ہوں تو صرف اس وجہ ...

قرآن مجید کی سُورتوں کا خلاصہ

(فرمودہ حضرت امیر المومنین سلمہ رب العالمین)

۱ - سُورۂ بقرۃ - توجہ دلاتی ہے کلام الٰہی پر اور اسکی ضرورت پر اور اس کے فوائد پر - اُن فوائد مین سے بڑا فائدہ اصلاح جنگون کی ہے - کلام الٰہی سے غرض کیا ہے اور علامات کیا ہین اور بطور مثال کے جہاد پر بیان کرتی ہے - یہود کے ساتھ مناظرہ اسمین زیادہ ہے نصاریٰ کے ساتھ کم ہے -

۲ - سُورۂ آل عمران - اسی مضمون کو دُہراتی ہے اور نصاریٰ سے مباحثہ زیادہ کیا گیا ہے -

۳ - سُورۂ نساء - جنگون سے اگر فرصت ہو تو معاشرت اور تمدن کے طریق سکھاتی ہے - ملک گیری ہو چکی - اب ملک داری کی تعلیم ہے اور اشارہ مناظرۃ اور جہاد کا ذکر کرتی ہے -

۴ - سُورۂ مائدۃ - معاشرت اور تمدن ہے اور مناظرہ عیسائیوں سے زیادہ اور معاہدات کی طرف توجہ دلاتی ہے - کہ ملک داری مین معاہدات کا لحاظ رکھنا ضروری -

۵ - سُورۂ انعام - رسالت اور رسُولون کی تسلیم کی بحث ہے -

۶ - سُورۂ اعراف - وہی رسالت اور تعلیم ہے - مگر نظائر کو بڑھایا ہے کیونکہ ان کے سوا بات صاف نہین ہوتی -

۷ - سُورۂ انفال - مین نظائر کے ساتھ واقعات کی طرف توجہ دلائی ہے - مثلاً بدر -

۸ - سُورۂ توبہ - مین واقعات مین خصوصیت سے مکہ والون اور منافقون کو خطاب کیا ہے -

۹ - سُورۂ یونس - مین نبی کریمؐ کے ساتھ جو آپ کے دشمنون کا تعلق اور اس کا نتیجہ ہے اس کا ذکر کیا ہے -

۱۰ - سُورۂ ھود - مین وہی مضمون دُہرایا ہے -

۱۱ - سُورۂ یوسف - مین بتایا ہے کہ انبیاء کی ابتدائی حالت قبل نبوت کی مخالفت بھی ناکامی کا موجب ہوتی ہے - چہ جائیکہ تکمیل نبوت کے بعد مخالفت - مگر اس مین ظاہری مخالفت کے اُمور کا بیان ہے -

۱۲ - سُورۂ رعد - مین ظاہری باطنی شرارتون کا ذکر ہے -

۱۳ - سُورۂ ابراھیم - مین پھر ظاہری شرارتون کا ذکر کیا ہے پھر بتایا ہے کہ قرآن شریف چونکہ جامع ہے اس کا مقابلہ تمام انبیاء کا مقابلہ ہے -

۱۴ - سُورۂ نحل - مین خطرناک جھڑکی دی ہے اور وجوہ جنگ بتائے ہین - مگر سورہ نحل مین اہل مکہ کی طرف توجہ ہے

۱۵ - سُورۂ بنی اسرائیل - مین یہود کی طرف زیادہ توجہ ہے

۱۶ - سُورۂ کہف - نصاریٰ - یہود اور مجوس کر لیا ہے -

۱۷ - سُورۂ مریم - مین آپ کی قبولیت دُعا کی تسلی ہے -

۱۸ - سُورۂ طٰہٰ - مین اس قبولیت دُعا پر زیادہ زور دیا ہے

۱۹ - سُورۂ - انبیاء - مین عظیم الشان فتوحات کا بیان کیا ہے اور یہ بتایا ہے - کہ جن انبیاء کا ذکر کیا ہے ان کے ملکون مین ہماری سلطنت جائے گی

۲۰ - سُورۂ حج - مین عنقریب فتح ہونیوالی ہے - یہود و نصاریٰ مجوس کو بیدار کیا ہے -

۲۱ - سُورۂ مومنون - مین فتح کو مشروط کر دیا ہے یعنی یہ بتایا ہے کہ فتوحات کس شرط پر مشروط ہین -

۲۲ - سُورۂ نور مین خلفاء راشدین کا بیان ہے -

۲۳ - سُورۂ فرقان - مین بتلایا ہے - کہ کل دشمنون کا تختہ اُلٹ دینگے -

۲۴ - سُورۂ شعراء - مین مکہ کے بڑے بڑے دو دشمنون کا ذکر کیا ہے -

۲۵ - سُورۂ النمل - خلافت کے بعد سلطنت کا رنگ ہو جائیگا - اور جب آسودگی بڑھ جائے گی - تو شریر بادشاہ بھی ہون -

۲۶ - سُورۂ قصص - بنی اُمیہ کی سلطنت خواہ شام خواہ سپین مین

۲۷ - سُورۂ عنکبوت - عباسیون کا اقتدار اور بنو اُمیہ کا انجام

۲۸ - سُورۂ الروم - مین ملک شام کی عام حالت بیان ہوئی -

۲۹ - سُورۂ لقمان - عباسیون کا عہد اور حکمت کے تراجم کا ذکر -

۳۰ - سُورۂ السجدۃ - مین اُس کے بعد کی سُستیون کا ذکر ہے -

۳۱ - سُورۂ - احزاب - اس بات کا ذکر ہے کہ پھر منافق بہت زیادہ ہو جائین گے -

۳۲ - سُورۂ سباء - مسلمانون کی عیش پرستی کا ذکر ہو گا - کہ ترقی کر کے انھون نے کس طرح عیش پرستی کی -

۳۳ - سُورۂ فاطر - مین اس کا نتیجہ -

۳۴ - سُورۂ یٰس - مین تمام پچھلی کارروائی کو دُہرا کر اس کا نتیجہ بیان کیا ہے -

دوسرا سوال (دیکھو ۱۰ نومبر ۱۰ء) کیا انبیاء علیہم السلام وحی الٰہی کے معانی اور مطلب سمجھنے میں غلطی کر سکتے ہیں؟ اس کی نظائر بھی تبلادیں -

جواب - اصل میں وحی اور الہام الٰہی کی دو قسمیں ہیں - ایک تو وہ جو کسی شریعت کے معاملہ کے متعلق ہو - یعنی ایسا الہام ہو جسمیں کوئی حکم ہو جس کی بجا آوری لوگوں پر فرض ہو تو اُس الہام کے معنے غلط سمجھنے میں چونکہ شریعت کی تکمیل کا حرج ہے اِس لئے ایسے الہامات کے معنوں میں غلطی ناممکن ہے - مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق جو الہامات قرآنی ہیں اگر ان کے معانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ کھلتے تو شریعت کی تکمیل نہو سکتی تھی - اور (معاذاللہ) آیت الیوم اکملت لکم دینکم غلط ٹھیرتی - اور نماز روزہ حج وغیرہ ہم انکی اصلی ہئیت میں خدا کی مرضی کے مطابق کبھی ادا نکر سکتے اِس لئے ایسے الہامات کے معنوں میں ذرہ بھر بھی خفا انبیاء پر نہیں رہنا چاہیئے - کیونکہ اگر ایسا خفا وقوع میں آئے تو پھر انبیاء کی اصل غرض یعنی تکمیل دین پوری نہیں ہو سکتی اور جب اصل غرض پوری نہوگی تو پھر معاذاللہ لغو کام ہو جاتا ہے - اِس لئے ناممکن ہے کہ احکام و شرائع کے الہامات میں غلطی لگے - اب رہے ایسے الہامات جو احکام دینی کے متعلق نہیں انکی کئی قسمیں ہیں - اُن میں بعض تو ایسے ہیں جن میں آئندہ کے متعلق بشارتیں اور وعید پائے جاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ملہم کی کسی موجودہ حالت کے اظہار کے لئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو کسی گذشتہ واقعہ کے متعلق ہیں - اب جبکہ ہم پر یہ ثابت ہو گیا کہ شریعت کے احکام کے سوا اور کئی قسم کے الہام ہوتے ہیں اور یہ بھی ہم صاف بات پاتے ہیں کہ اگر ایسے الہاموں کے معنے ملہم نبی پر نہ کھلیں تو کوئی حرج نہیں ہو سکتا کیونکہ اس الہام میں کوئی شریعت کا حکم تو ہے نہیں کہ جس پر عملدرآمد نہونے سے یا غلط عملدرآمد ہونے سے گناہ واقعہ ہونے کا اندیشہ ہو سکے - پھر اُس کے بعد ہم دیکھتے ہیں الہامی کتابوں میں ہزاروں استعارے اور مجاز مستعمل ہوتے ہیں اور ہزاروں جگہ ایسے الفاظ استعمال میں لائے جاتے ہیں کہ جنسے متعدد معانی خیال میں آ سکتے ہیں - اِسیطرح خود قرآن شریف فرماتا ہے کہ قرآن شریف جیسی مفصل کتاب کا ایک معتدبہ حصہ متشبہات آیات سے ہے - اب ایک اور طرف نظر پڑتی ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ بعض الہام ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی نسبت قرآن شریف فرماتا ہے یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا - تو صاف نتیجہ نکل آتا ہے کہ اگر تمام الہاموں کے درست اور عین ٹھیک پورے ہونے والے معنی ہی انبیاء کو معلوم ہوتے اور لوگوں کے سامنے بیان کر دیا کرتے تو پھر لوگوں کو کس قسم کا شبہ پیش آ سکتا ہے - اور یہ بات

عین بدیہیات سے معلوم ہوتی ہے کہ ضرور شریعت کے احکامات کے سوا اور جو الہامات ہوں اُن کے وہ معنے جو کہ واقعہ کے لحاظ سے درست ہوتے ہیں انبیاء کی نظر سے بھی بعض دفعہ پوشیدہ رہا کریں تاکہ جلد باز اور موٹی نظر والے لوگوں کے لئے یہ سبب اُن کی اپنی ہی کج فہمی اور جلد بازی کے باعث ابتلا ہوں اور ان لوگوں کے لئے جو بُردباری اور عاقبت اندیشی سے کام لیتے ہیں ہدایت اور رشد کا موجب ہوں۔ اور اگر یہ فرض کر لیا جاوے کہ تمام کے تمام الہام اپنے اصل وقوع کے لحاظ سے نبی پر ظاہر ہوتے ہیں اور نبی سے کسی قسم کی بھی غلطی الہام کے معنی کرنے میں نہیں ہو سکتی تو میں حیران ہوں کہ پھر اس الہام کے وقوع کے بعد لوگوں کو کس طرح کسی قسم کا بھی شک شبہ ہو سکتا ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء نے پیشگویاں کیں اور وہ پوری بھی ہو گئیں اور لوگوں نے اعتراض بھی کئے تو اگر اُن پیشگویوں کے اندر ان کے فہم کی غلطی کا کسی قسم کا احتمال نہیں ہوتا تو پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگ کس منہ سے اعتراض کرتے ہونگے پس اُن لوگوں کے اعتراضوں اور شبہات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ پیشگوئی ضرور پوری ہوتی ہو مگر انبیاءؑ کا فہم بعض موقعوں پر واقعہ کے لحاظ سے درست نہیں ہوتا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ دین کے تمام مسائل اس رنگ سے واقع ہوئے ہیں کہ باوجود اُن کے اصفیٰ اور اجلیٰ ہونے کے پھر بھی ایک گونہ خفاء پایا جاتا ہے۔ اس لئے کچھ لوگ جو فکر اور عقل و فہم سے کام لیتے ہیں وہ تو اُن مسائل کی حقیقت کو سمجھ لیتے ہیں۔ اور اُن پر دل سے ایمان لے آتے ہیں اور چند ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں (بلکہ اکثر لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں) جو بہ سبب اپنی کم علمی اور خوف الٰہی کے نہ ہونے کے اُن کا انکار کر دیتے ہیں اور اگر بالفرض یہ بھی مان لیا جائے کہ الہام اور وحی کے معانی میں ذرہ بھر بھی خفاء انبیاء پر نہیں رہتا تو پھر لوگوں کو الہامات اور وحی پر ایمان لانے سے کوئی ثواب نہیں ہونا چاہیئے اس لئے کہ ایک بدیہی اور سورج کی طرح روشن بات کو مان لینا کوئی خوبی کی بات نہیں۔ کیونکہ دنیا میں سورج اور چاند اور ستاروں پر ایمان لانے سے کوئی ثواب نہیں ملتا۔ اس لئے کہ یہ تمام چیزیں بالکل عیاں ہیں اور برعکس اس کے فرشتوں پر ایمان لانے سے ثواب عظیم ہوتا ہے کیونکہ وہ عیاں نہیں بلکہ پوشیدہ ہیں اور برکس دنیا کس کو نظر نہیں آتے۔ اور بغیر تفکر و تذکر کے معلوم نہیں ہو سکتے۔

سو خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ان الہامات اور وحی میں جو شریعت کے احکام کے سوا ہیں بعض دفعہ ضرور کچھ نہ کچھ خفاء رہجانا چاہیئے تاکہ مومنوں کے لئے اُن کے تفکر پر عمدہ نتائج مرتب ہوں اور منکروں کے لئے بسبب اُن کے عدم تفکر کے سزا مہیا ہو۔ اس کے بعد میں مناسب سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف سے چند آئتیں اس قسم کی لکھوں کہ جن سے ناظرین پر واضح ہو جاوے کہ بعض الہام ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کسی مصلحت الٰہی کیوجہ سے اُن کا اصل وقوع انبیاء پر ظاہر نہیں ہوتا۔ اور وہ صورت وقوعہ جو واقعہ کے لحاظ سے بہ سبب تھوڑے سے فرق کے درست اور صحیح نہیں ہوتی۔ انبیاء سمجھ لیتے ہیں جس سے منکروں اور منافقوں اور منکروں کے لئے فتنہ مقصود ہوتا ہے۔ چنانچہ

آیت اول واذا بدلنا آیۃً مکان آیۃٍ واللّٰہ اعلم بما ینزل قالوا انما انت مفتر بل اکثرھم لا یعلمون ۔ قل نزلہ روح القدس من ربک بالحق لیثبت الذین آمنوا وھدیً وبشریٰ للمسلمین

ترجمہ - یعنی خدا تعالیٰ کے الہامات اور وحی کے معانی و مطالب بعض دفعہ بعض مصالح کی وجہ سے بدلجاتے ہیں۔ اور صرف اللّٰہ ہی جانتا ہے کہ وہ الہام جو اُتارا ہے کس طور سے پُورا ہوگا۔ مگر منکر لوگ جو باریک بین نہیں ہوتے وہ الہام کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ بہ سبب اصل الہام کو نہ سمجھنے کے جاہل ہیں تو کہدے کہ یہ الہام تو روح القدس نے تیری رب کے پاس سے اُتارا ہے۔ میری اجتہادی غلطی سے اس الہام کی سچائی پر کیا دھبہ آ سکتا ہے۔ اس الہام کی اصل غرض تو یہ ہے کہ مومن ہدایت پا جائیں اور خوشخبری پائیں تاکہ مومنوں کا دل ثابت و قائم رہے۔

اب دیکھئے کہ اس آیت شریفہ سے کس طرح صاف طور سے ثابت ہو گیا کہ بعض دفعہ اللّٰہ تعالیٰ الہام اور وحی کے معنے جو وقوعہ کے لحاظ سے درست ہوتے ہیں انبیاء پر ظاہر نہیں کرتا بلکہ انبیاء علیہم السلام بہ سبب مصالح الٰہی کے اور کچھ معانی سمجھ لیتے ہیں اور بمطابق آیت واللّٰہ اعلم بما ینزل صرف اللّٰہ ہی جانتا ہے کہ اس الہام کا اصل وقوع کس طرح پر ہوگا۔ پھر جب وہ الہام پُورا ہوتا ہے اور نبی کے اجتہاد کے خلاف ہوتا ہے تو بمطابق آیت قالوا انما انت مفتر منکر لوگ بجائے نبی کے فہم کی غلطی کیطرف دھیان کرنے کے یہ بات کہدیتے ہیں کہ الہام ہی جھوٹا نکلا اور یہ نبی کا اپنا افترا ہے۔ پھر خدا فرماتا ہے کہ بل اکثرھم لا یعلمون۔ یعنی یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ الہام میں کونسا نقص واقع ہوا۔ ہاں نبی کا اجتہاد غلط نکلا مگر اس سے الہام پر کیا جرح ہو سکتی ہے۔

پھر دوسری جگہ قرآن شریف فرماتا ہے۔

آیت دوسری فینسخ اللّٰہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللّٰہ آیاتہ واللّٰہ علیم حکیم ۔ یجعل ما یلقی الشیطان فتنۃ للذین فی قلوبھم مرض والقاسیۃ قلوبھم وان الظالمین لفی شقاقٍ بعید ولیعلم الذین اوتوا العلم انہ الحق من ربک فیؤمنوا بہ فتخبت لہ قلوبھم۔

یعنی وہ الہام جو انبیاء کو ہوتے ہیں اِن کے معنے اور وقوعہ کے لحاظ سے اصل مطالب بعض نبیوں کو معلوم نہیں ہوتا اور وہ واقعہ کے لحاظ سے غیر درست مطلب خیال میں آجاتا ہے مگر جب وہ الہام پُورا ہوتا ہے اور اس طور سے پُورا ہوتا ہے جس طور پر کہ انبیاء کو خیال نہیں ہوتا تو وہ معنی جو انبیاء وقوع سے پہلے خیال کرتے ہیں وہ منسوخ ہو جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پہلے معنے جو انبیاء علیہم السلام الہام سے پیشتر خیال کئے ہوئے ہوتے ہیں منسوخ ہو کر مُنافق اور سخت دل لوگوں کے لئے شک و شبہ و برگشتگی کا موجب ہوتے ہیں۔ مگر اہل علم لوگ اس بات کو سمجھ لیتے ہیں کہ یہ الہام وقوع کے لحاظ سے سچا ہے گو کہ انبیاء مصلحت الٰہی سے اصل معنی معلوم نہ کر سکے۔ پس وہ اہل علم لوگ اس الہام پر ایمان لے آتے ہیں اب دیکھئے کہ اس مذکورہ آیت قرآنی سے معاملہ کیسا صاف ہو گیا کہ بعض دفعہ بعض مصالح آلٰہی سے الہام اور وحی کے معانی جو وقوعہ کے لحاظ سے درست ہوتے ہیں انبیاء علیہم السلام پر ظاہر نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کے قریب قریب اور معانی انبیاء علیہم السلام کے خیال میں آجاتے ہیں۔ پھر جب وہ الہام انبیاء کے قیاس کے خلاف پُورا ہوتا ہے تو منافق اور سخت دل یعنی جو لوگ باریک بین نہیں ہوتے کہنے لگتے ہیں۔ کہ یہ الہام جھوٹا ہوا۔ مگر غور بین نظر اور علم والے لوگ کسی شک و شبہ میں نہیں پڑتے بلکہ ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ الہام درست ہے گو کہ اس کے معنے قبل از وقوعہ اور کچھ خیال کئے گئے تھے۔

اب ان باتوں کے بعد میرے خیال میں کسی حق پسند انسان کے

کے لئے ضرورت نہیں رہتی کہ کسی اور حوالہ کا خواہشمند ہو کیونکہ قرآن شریف سے ایک چھوڑ دو جگہ پر میں اس مضمون کو دکھلا چکا ہوں

واللّٰہ اعلم لا علم لنا الا ما علمتنا

اس کے بعد معترض صاحب کے دوسرے اعتراض کی شق پیش کرتا ہوں چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

”انبیاء سابقین کی نظیر بتلادیں جنکو الہام الٰہی کے سمجھنے میں غلطی لگی ہو“

جواب اول۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ جب اس بات کو ہم قرآن شریف سے ثابت کر آئے ہیں کہ بعض الہاموں کے معانی سمجھنے میں بہ سبب مصلحت الٰہی کے انبیاء کو بعض مواقع پر غلطی ہو جاتی ہے تو پھر نظیر بیان کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ قرآن شریف کے آگے کسی اور دلیل دینے کی کوئی حاجت نہیں رہتی۔

مگر تاہم اس مسئلہ کو زیادہ واضح کرنے کے لئے اور اس مضمون کو تمام انعام کیلئے مفید بنانے کے لئے میں انبیاء سابقین کی ایسے معاملوں میں نظیر بیان کرونگا وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

نظیر اول۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ ونادیٰ نوح ربہ فقال رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق وانت احکم الحاکمین قال یا نوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم انی اعظک ان تکون من الجاھلین۔

(ترجمہ) حضرت نوح نے عرض کی کہ اے اللّٰہ میرا مغروق بیٹا میرے اہل میں داخل تھا تیرا وعدہ بہرحال پورا ہوتا ہے کیونکہ تو تمام حاکموں کا حاکم ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا اے نوح تیرا بیٹا تیرے اہل میں سے نہیں تھا کیونکہ وہ بُرے عملوں والا تھا پس تو مجھ سے ایسے سوال مت کیا کر جن میں تجھے غلطی لگا کرے۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ کہیں تو جاہلوں میں سے نہو جائیو۔ اب ناظرین غور فرمائیں کہ یہ اس معاملہ کی کیسی عظیم الشان نظیر ہے اور اس کی تفصیل یوں ہے کہ جب حضرت نوح کی قوم نے حضرت نوح کا انکار کیا اور آپکو الہام ہوا کہ یہ ہلاک ہو جائینگے اور آپ نے کشتی بھی بنانی شروع کی تو بشارت کے طور پر یہ الہام ہوا کہ تیرے اہل و عیال سلامت رہینگے۔ مگر حضرت نوح نے اس الہام کے سمجھنے میں یہ غلطی کھائی کہ آپ نے اپنے مغروق بیٹے کو بھی اس الہام کے ماتحت اہل و عیال میں سمجھ لیا لیکن جب طوفان آیا اور وہ بیٹا بھی غرق ہو گیا تو حضرت نوح بڑے حیران ہوئے اور جناب الٰہی میں سوال کیا کہ تو تو احکم الحاکمین ہے اور جو کچھ تو نے کیا ہے الہام کے موافق کیا ہوگا مگر میرا بیٹا تو میرے اہل و عیال میں سے تھا اور ضرور تھا کہ وہ بھی بمطابق الہام کے طوفان سے سلامت رہتا لیکن کیا وجہ ہوئی کہ وہ غرق ہوا تو خدا تعالیٰ نے اس کا جواب دیا کہ یہ الہام کہ تیرے اہل و عیال سلامت رہینگے بالکل سچا ہے۔ مگر تو نے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور تو نے غلط سمجھ لیا کہ یہ الہام تیرے بیٹے کے متعلق بھی ہے اور تو نے اس الہام کے معنی اجتہادی غلط سمجھے۔ اور خیال کر لیا کہ تیرا بیٹا بھی اس الہام میں شامل ہے۔ اب دیکھئے کہ حضرت نوح جیسے عظیم الشان نبی نے وحی الٰہی اور الہام خدائی کے سمجھنے میں کیسی غلطی کھائی یہانتک کہ خدا تعالیٰ نے انی اعظک ان تکون من الجاھلین جیسے الفاظ تادیبًا فرمائے۔

گو کہ حق پسند آدمی کے لئے یہی نظیر کافی ہے مگر چونکہ مختلف مذاقوں کے آدمی ہوتے ہیں اس لئے دو تین اور عرض کرتا ہوں۔ سُنئے

نظیر دوئم۔ ایک اور جگہ قرآن شریف فرماتا ہے:۔ فلما ذھب عن ابراھیم الروع وجاءتہ البشریٰ یجادلنا فی قوم لوط۔ ان ابراھیم لحلیم اواہ منیب۔ یا ابراھیم اعرض عن ھذا انہ قد جاء امر ربک وانھم اٰتیھم عذاب غیر مردود

(ترجمہ) پس جب ابراہیم سے خوف دور ہوا اور اس کے پاس بشارتیں پہنچ چکیں تو ہم سے قوم لوط کے بارے جھگڑنے لگا۔ تحقیق بُردبار نرم دل رجوع کرنے والا تھا اے ابراہیم اس بات سے اعراض کر بیشک یقینًا تیرے پروردگار کا حکم آچکا اور یقینًا اُن پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو واپس نہیں کیا جائیگا۔

اب ناظرین دیکھیں کہ یہ دوسری نظیر ہے اور یہ بھی اپنے بیان میں کامل ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ جب حضرت ابراہیم کو فرشتوں کے ذریعے وحی ہوئی اور وہ سمجھے کہ وہ عذاب جو اس الہام سے معلوم ہوا ہے شاید ٹل جاوے۔ سو یہ ان کا اجتہاد غلط خیال کر کے حضرت ابراہیم خدا تعالیٰ کے حضور عرض کرنے لگے یعنی حضرت لوط کی قوم کی سفارش کرنے لگے۔ مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سفارش آپ کی نرم دلی پر دلالت کرتی ہے۔ اور آپ نے الہام کے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ عذاب جو اس الہام سے سمجھا جاتا ہے شاید ٹل جاوے۔ لیکن یہ بات ہرگز نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ عذاب غیر مردود ہے یعنی کسی صورت سے بھی ٹلنے والا نہیں ہے۔ اب ناظرین خود ہی خیال کریں کہ عذاب کا الہام سچا تھا یا نہیں؟ اور یہ بھی سوچیں کہ وہ عذاب غیر مردود یعنی نہ ٹلنے والا تھا یا نہیں۔ اور پھر یہ بتادیں کہ حضرت ابراہیم نے عذاب کے الہام کو معنی سمجھنے میں غلطی کھا کر دعا مانگی تھی یا نہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی بھی عقلمند شخص اس بات کا انکار کرے کہ حضرت ابراہیم نے اس الہام کے سمجھنے میں غلطی کھائی اس کے بعد میں ایک اور نظیر پیش کرتا ہوں

نظیر سوئم۔ جہانتک قرآن شریف سے میری واقفیت ہے وہانتک تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ انبیاء علیہم السلام کو جو خوابیں آتی تھیں وہ وحی اور الہام ہوتی تھیں جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے قال یا بنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللّٰہ من الصابرین

(ترجمہ) ابراہیم نے کہا اے میرے پیارے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں لڑکے نے کہا کہ اے میرے باپ کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ اگر اللّٰہ نے چاہا تو عنقریب تو مجھے صبر کرنیوالوں میں سے پائیگا۔ پس جب دونوں مطیع ہوئے اور ابراہیم نے اپنے فرزند کو پیشانی کے بل گرایا اور ہم نے ابراہیم کو آواز دی کہ اے ابراہیم تحقیق تم نے خواب کے حکم کو پورا کیا۔

اب ناظرین خود ہی غور سے دیکھیں کہ حضرت ابراہیم کو خواب میں لڑکے کی قربانی دکھائی دی۔ مگر حضرت اسمعیل کہتے ہیں کہ افعل ما تؤمر۔ یعنی چونکہ میرے ذبح کا حکم ہو گیا۔ اس لئے مجھے ذبح کر دو۔ تو معلوم ہوا کہ انبیاء کی خوابیں الہام اور وحی ہوتی ہیں اسی لئے تو حضرت ابراہیم کی خواب پر ان کے لڑکے نے کہدیا کہ امر الٰہی کو پورا کرو آپ کی یہ خواب چونکہ امر الٰہی ہے اس لئے اسے پورا کرو

اب جبکہ قرآن شریف سے یہ بات اجلی اور اصفی طور پر ثابت ہو گئی کہ انبیاء کی خوابیں بھی وحی ہوتی ہیں تو میں اس اصل کو ہاتھ میں لیکر ناظرین کے سامنے وحی اور الہام کے معانی سمجھنے میں غلطیوں کی ایک نظیر بیان کرتا ہوں۔

نظیر چہارم۔ بخاری شریف جو قرآن مجید کے بعد

دُنیا کی تمام کتابوں سے زیادہ صحیح اور زیادہ واجب التعظیم ہے - اِس میں ایک حدیث آئی ہے اسکو نقل کرتا ہوں

حدیث قال ابو موسیٰ عن نبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیت فی المنام انی اُھاجرُ من مکۃ الی ارض بھا نخل فذھب وھلی الی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب

(ترجمہ) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کروں مکہ سے ایک زمین کیطرف جس میں کھجوروں کے باغ ہوں - پس گیا میرا اجتہاد اس بات کیطرف کہ وہ جگہ یمامہ نام مقام ہے یا ہجر نام گاؤں ہے -

مگر آخر معلوم ہوا کہ وہ مدینہ تھا - اب دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھی اور جیسا کہ حضرت ابراہیم کا فقرہ ہے ویسا ہی آپ کا ہے - چنانچہ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ انی اریٰ فی المنام انی اذبحک اور ایسا ہی فقرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے رأیت فی المنام انی اھاجر - یعنی مجھے خواب میں ارشاد ہوا کہ میں ہجرت کروں اور جیسا کہ حضرت ابراہیم کی خواب وحی الٰہی اور امر الٰہی تھی اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب بھی وحی الٰہی تھی - اور اس میں ہجرت کا حکم تھا - جیسا کہ دوسرے مقام بخاری شریف ہی میں آتا ہے - اُمر بالھجرۃ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم ہوا تھا - سو صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وحی کیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس وحی میں ہجرت کا حکم تھا - مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہادی غلطی لگی اور آپ نے مدینہ طیبہ کی جگہ یمامہ اور ہجر نام مقام سمجھ لیا - اب ناظرین ہی انصاف سے دیکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہ دکھلائی گئی لیکن آپ نے اجتہاد میں غلطی سے بجائے مدینہ طیبہ کے یمامہ اور ہجر خیال کیا - مگر جب ہجرت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا اجتہاد واقعہ کے لحاظ سے غلط ثابت ہوا - اس کے بعد میں پھر الہام الٰہی کے معنی نہ سمجھنے کی ایک مثال قرآن شریف سے بیان کرتا ہوں -

نظیر پنجم - حضرت یونس جیسے عظیم الشان نبی اور رسول کے متعلق قرآن شریف اور صحیح حدیثوں سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب حضرت یونسؑ کی قوم انکار اور اباء میں حد سے بڑھ گئی تو آپ کو الہام ہوا کہ یہ قوم چالیس روز کے بعد تباہ ہو جاویگی - اس الہام کو سنکر آپ نے اپنی قوم کو عذاب کی خبر سے آگاہ کر دیا اور آپ خود وہاں سے بھاگ کر ایک اور مقام پر چلے گئے - اور اِس الہام سے یہی سمجھ لیا کہ اب یہ عذاب اُن کی قوم سے کسی صورت سے بھی نہیں ٹلے گا - اور آپ ہر آئے گئے سے اپنے گاؤں کا حال معلوم کرتے رہے یہانتک کہ چالیسواں روز گذر گیا اور عذاب نہ آیا - جب آپ کا گاؤں اور آپ کی قوم سلامت رہی تو آپ وہاں سے کہیں اور بھاگ گئے اور حدیث شریف میں ذکر ہے کہ آپ نے فرمایا لن ارجع الیھم کذابا یعنی اب میں کبھی اپنی قوم کیطرف واپس نہیں آؤنگا - کیونکہ میرا الہام بتائی ہوئی صورت کے خلاف نکلا - اب ناظرین غور فرمائیں کہ اِس واقعہ سے حضرت یونس کی دو اجتہادی غلطیاں ثابت ہوتی ہیں پہلی غلطی تو یہ ہے کہ آپ نے عذاب کے الہام کے یہی معنی سمجھ لئے کہ اب خواہ یہ قوم توبہ و زاری کرے یہ عذاب ضرور آئیگا اور کسی صورت سے بھی نہ ٹلیگا مگر واقعہ ایسا نہیں ہوا - اور قوم نے تضرع و زاری کی خدا تعالیٰ نے عذاب دور کر دیا - اور حضرت یونسؑ کا اجتہاد غلط نکلا - یہ ہوئی پہلی اجتہادی غلطی - دوسری غلطی اجتہادی یہ ہوئی کہ جب آپ کی قوم عذاب سے بچ گئی تو آپ نے اس الہام کو جو آپ کو ہوا تھا بتائی ہوئی صورت کے خلاف سمجھ لیا اور خیال کیا کہ میرا الہام بتائی ہوئی صورت کے خلاف نکلا - حالانکہ وہ الہام الٰہی تھا اور بالکل سچا تھا کیونکہ عذاب کے الہام کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ اگر اُنھوں نے توبہ نہ کی تو عذاب آویگا - ورنہ نہیں - مگر حضرت یونسؑ نے اپنی اجتہادی غلطی سے اپنے سچے اور درست الہام کو غلط سمجھ لیا - حالانکہ وہ بالکل ٹھیک تھا اور اس طرح حضرت یونسؑ کے تمام واقعہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے دو جگہ اجتہادی غلطی کھائی -

نظیر ششم - قرآن شریف ایک جگہ فرماتا ہے کہ

لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق ج لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین محلقین رؤسکم و مقصرین لا تخافون فعلم ما لم تعلموا فجعل من دون ذالک فتحا قریبا

(ترجمہ) بیشک تحقیق سچا خواب دکھلایا تھا - اللہ نے اپنے رسول کو کہ تُم مسجد حرام میں داخل ہو گے - انشاء اللہ امن و امان کیساتھ - سروں کو کٹوائے اور منڈوائے ہوئے - تُم کو کسیکا خوف نہوگا - پس اللہ کو وہ بات معلوم ہے جو تُم کو معلوم نہیں - پس اِس مقام سے پہلے ایک فتح دی تمکو - یہ تو ہوا ترجمہ - اب اِس اجمال کی تفصیل اسطرح پر ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بشارت ملی کہ آپ تمام صحابہ کے ساتھ بلا خوف و خطر حج کرینگے جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے

لقد صدق اللہ رسولہ الرءیا بالحق

- اس خواب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتہادی غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ یہ بشارت اِس سال میں پُوری ہوگی - اسپر آپ نے تمام صحابہ کو طیاری کا حکمدیا اور حضور خود سپہ سالار قافلہ بنکر ہزار ہا صحابہ کی جمعیت کے ساتھ بڑی دھوم دھام کے ساتھ بمطابق اس الہامی بشارت کے حج کے ارادہ سے نکلے - مگر جب آپ حدیبیہ نام مقام پر جو بیت الحرام سے دو میل کے فاصلہ پر ہے پہنچے تو کفار مکّہ نے آگے سے راستہ بند کر دیا - اور آگے چلنے سے روک دیا اور برسر پیکار ہُوئے - گو کہ مسلمانوں نے اِن کو کہا کہ ہم صرف حج کے لئے آئے ہیں - اور حج کرکے بغیر کسی جنگ و جدال کے واپس چلے جاوینگے - مکہ کا فروں نے صاف کہدیا کہ اس سال تو ہم کسی صورت سے بھی حج کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے - آخر اس تمام بحث و مباحثہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار مکّہ کے درمیان دس سالہ معاہدہ ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ کی معیت میں حج کئے بغیر واپس آ گئے - اب دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس الہام کے سمجھنے میں اجتہادی غلطی ہُوئی - کیونکہ الہام میں تھا کہ تُم مسجد حرام میں داخل ہو گے - مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر داخل ہونے کے واپس آئے پھر الہام الٰہی میں تھا کہ آمنین مگر وہاں تو جا کر امن جاتا رہا اور جنگ و جدال کا خطرہ تھا - پھر الہام الٰہی میں تھا لا تخافون مگر وہاں تو حضرت عثمانؓ کے قتل کا خوف تھا پس ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھی اور وہ سچی بھی تھی جیسا کہ خود قرآن شریف فرماتا ہے صدق اللہ الآیۃ - اور جیسا کہ فتح مکہ کے دن پُوری بھی ہو گئی تھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہادی غلطی بھی لگی اور آپ نے یہ سمجھکر کہ یہ بشارت اسی سال کے متعلق ہے بڑی عظیم الشان تیاری کی اور کئی منزلیں طے کرکے حدیبیہ پہنچے - گو چونکہ الہام کے اصل وقت کا موقعہ نہ تھا اس لئے خوف اٹھا کر صرف صلح کرکے بغیر بیت الحرام کے اندر داخل ہونے کے - واپس مراجعت فرمائی - راقم سید [illegible] قادیان

القرآن فی رمضان

سورۃ المعارج سال سائل۔ اس قسم کے سوال تمسخر و گستاخی میں داخل ہیں۔

خمسین الف سنۃ۔ خدا کی بادشاہت اتنی وسیع ہے کہ اس کی طرف ترقیات کے مراتب طے کر کے پچاس ہزار سال میں پہنچتے ہیں۔ ایک کتاب میں پچاس درجے لکھے ہیں۔ قرآنی آیات ترقی کا ذرائع ہیں (۲) درود شریف۔ صل وسلم کے ساتھ بارک بھی کہو۔ حضرت صاحب یہی پڑھتے تھے شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں ؎

روح پدرم شاد کہ می گفت باستاد
فرزند مرا عشق بیاموز دگر ہیچ

سورۃ نوح یؤخرکم الی اجل مسمی۔ اس میں اور اذا جاء اجلھم میں یہ توفیق ہے کہ جب اجل آجائے تو پھر نہیں رکتی۔

اطیعون۔ رد فرقہ چکڑالویہ۔ نبی اپنی اطاعت کا حکم دیتا ہے

دعوت قومی لیلاً و نہاراً۔ تم بھی راتوں کو وعظ کرو اور خدا کا کلام پہنچاؤ۔

سورۃ جن اشر ارید۔ یہ صیغہ مجہول بوجہ ادب ہے۔ فلا یظھر۔ ظہور غیب کی گنجائش تاویل نہ ہے مختص بہ انبیاء ہے

من رسول۔ من بیانیہ ہے

سورۃ مزمل سورہ مزمل میں اپنے نفس کی تکمیل کا ذکر ہے اور المدثر میں دوسرے نفوس کی تکمیل کا۔ لوگ نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلا۔ کو منسوخ قرار دیتے ہیں حالانکہ جمہور کا اس پر عمل بھی ہے مطلب صرف یہ ہے کہ رات کا نصف یا تہائی یا آدھی سے زیادہ جاگو تو اس میں درس تدریس کرو۔ مغرب سے لیکر عشاء تک اور پھر پچھلی رات یہ تمام وقت ملا کر اتنا ہو جاتا ہے۔ مسلمان بالعموم اتنا وقت جاگتے ہیں۔ مگر افسوس کہ بیہودہ مواقع میں خرچ ہوتے ہیں۔ (۲) ریاضت کی راہ تسبیح۔ تہلیل۔ قرآن اور کسی کے برا کہنے پر صبر کرنا

سورۃ مدثر ثیابک فطھر۔ تبلیغ کیلئے ضروری ہے کہ پہلے اپنا نمونہ نیک بنائے۔

تسعۃ عشر۔ ایک صوفی نے لکھا ہے کہ ۵ ظاہری حواس (کان۔ ناک۔ آنکھ۔ لمس۔ ذوق) اور ۵ باطنی اور جاذبہ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ۔ نامیہ۔ غاذیہ۔ مولدہ۔ شہوت و غضب۔

بس یہی ہیں جن کے حد اعتدال پر رکھنے سے انسان دوزخ سے محفوظ رہتے ہیں۔

سورۃ قیامہ ولا اقسم بالنفس اللوامہ۔ جزا و سزا کے مسئلہ کا ثبوت نفس لوامہ سے دیا ہے کسی برے کام پر دل ہی دل میں ملامت ہونا اسبات کو ثابت کرتا ہے کہ جزا و سزا ضرور ہے۔

بما قدم و اخر۔ کیا چیز آگے بھیجی جو نہیں بھیجنی چاہیئے اور کیا پیچھے رہ گیا جو بھیجنا چاہیئے تھا۔

ولو القی معاذیرہ۔ اگر بدی خلجان نہیں کرتی اور جزا و سزا کوئی نہیں تو پھر انسان اپنی برائی پر پردے کیوں ڈالتا ہے۔

سورۃ دہر کان مزاجھا کافورا۔ مومن کو ابتدائی حالت میں بہت سے جذبات بد کو دبانا پڑتا ہے۔

ولدان مخلدون۔ بادشاہوں کے بڈھے لڑکے۔

طہورا۔ نہ صرف خود پاک۔ بلکہ پاک کر دیتا ہے۔

سورۃ مرسلات ہوا کی مختلف قسمیں ہیں۔ آہستہ چلتیں زور سے چلتیں۔ بیج پھیلاتیں اور اللہ کا وعظ سناتی ہیں۔

الم نجعل الارض کفاتا۔ عیسی کے آسمان پر نہ جانے کا ثبوت۔

ظل ذی ثلث شعب۔ یہ مجھے اللہ نے بتایا ہے کہ ثلث شعب کی تفسیر آگے ہے (۱) لا ظلیل۔ (۲) ولا یغنی من اللھب۔ (۳) انھا ترمی بشرر۔ نہ خود سایہ ہو نہ سایہ سے بچائے۔ بلکہ شرارے چھوڑے۔

سورۃ النباء فلاسفروں میں اختلاف ہے۔ مگر انبیاء میں باوجود اختلاف ملک و قوم و حالات و وقت کے اختلاف نہیں۔ یہ ان کی صداقت کی دلیل ہے۔ ہمارے نبی کا یہ اعجاز ہے کہ ایک لاکھ چالیس ہزار کے قریب صحابی۔ اور کسی کتاب سے ثابت نہیں ہوگا کہ روایت میں کبھی کسی نے جھوٹ بولا۔ ایسا راستباز جو اتنے لوگوں کو راستباز بنا دے جو خبر دے وہ صحیح ہے۔ قیامت کے متعلق جو آپ نے فرمایا سچ فرمایا۔ اس سوال کا جواب دیا کہ یہاں کیوں قیامت نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ وہ اشتراک ہے چنانچہ اس کے ثبوت میں الم نجعل الارض سے شروع فرماتا ہے۔

فتاتون افواجاً۔ دنیا میں بد اور اخراب اس کے نمونے ہیں۔

فتحت السماء۔ بادل برسیگا۔

ابواباً۔ باب جہاں سے کسی چیز کا ظہور ہو۔

غساقاً۔ سخت سرد چیز کو بھی کہتے ہیں

وفاقاً۔ زنا کی سزا میں سوزاک۔ افیون اساک کیلئے کھاتے ہیں۔ پھر قوت باہ ہی زائل کر دیتی ہے۔

سورۃ النزعت دانیال کی کتاب میں پانچ ہواؤں کا ذکر ہے (۱) ایک مشرقی (بابل کے لوگوں نے یہود کو تباہ کیا) (۲) شمالی (کیقبادی خاندان نے بابلیوں کو تباہ کیا) (۳) مغربی۔ رومیوں سے سکندر نے دارا کو مارا پھر (۴) ان میں پھوٹ کی ہوا چلی۔ پھر (۵) جنوب سے اسلام کی ہوا چلی ہے۔ میرے نزدیک مومن بننے کی ترکیب بتائی۔ اور پانچ شرطیں جو حصول کمال کے لئے ہیں۔

(۱) جو کام کرنا ہے ہر طرف سے نکل کر اسمیں غرق ہو جائے یہ والنزعت غرقا کے معنے ہیں۔ (۲) پھر خوشی خوشی اس کام میں داخل ہو۔ والنشطت نشطا (۳) تیسرے اس کام سے روکیں اٹھا دے۔ والسبحت سبحا۔ ایسا جانے جیسے تیرنے والا (۴) بڑھنے کا بھی شوق ہو۔ والسبقت سبقا (۵) کمالات کے حصول کے لئے تدبیریں سوچیں فالمدبرات امراً۔

سورۃ تکویر ستاروں کی نسبت فرمایا۔ خنس پیچھے ہٹنے والے۔ ستارے دن کو چھپے رہتے ہیں۔ (۲) الجوار۔ رات کو چلنے والے (۳) الکنس اپنی جگہ نظر آنے والے۔

ضنین۔ متہم

وما تشاؤن۔ و حالیہ ہے۔

التطفیف صوفی کہتا ہے خلقت کا حق جو تباہ کرے اس کی یہ سزا ہے کہ اس کے لئے ویل ہے تو پھر جس نے سب کچھ دیا ہے یعنی خالق اس کی کیا سزا ہوگی۔

سورۃ انشقاق واذا الارض مدت۔ پھیلائی جائیگی بہ لحاظ وسعت آبادی۔

سورۃ البروج ذات البروج۔ روشن ستاروں والا۔

شاھد۔ وہ ذات پاک جو موجود ہے۔

مشھود۔ جو لوگ موجود ہونگے۔

سورۃ طارق ذات الرجع۔ بادل کی قسم جو مینہ …

برستا ہے

بین الصلب والترائب - یہ تہذیب کا اعلیٰ طریق ہے کہ ایک چیز کا نام ایسے عمدہ طریق سے لیا جاوے

سورۃ اعلیٰ | ان نفعت الذکریٰ ضرور نفع دیتی ہے نصیحت

سورۃ الفجر | جس فجر میں حاجی مکہ سے چلتے ہیں (۲) وہ دس راتیں جو حج وعمرہ میں خرچ ہوتی ہیں (۳) جب اکا دکا آدمی عرفات کو جاتے ہیں (۴) وہ رات جس سے منیٰ میں آتے ہیں - یہ یاد دلایا کہ مکہ سے باہر تو امن نہیں پر تم میں ایسے گھمسان کے وقت بھی امن ہے - لیکن جب کہ مکہ سے باہر والے بدامنی پھیلا کر نہیں بچے جیسے عاد و فرعون وغیرہ تو تم مکہ میں جو امن کا گھر ہے فساد کے مرتکب ہو کر سزا سے بچ سکتے ہو - ہرگز نہیں

سورۃ بلد | وانت حل بھذا البلد - تو ضرور ایک دن اس شہر میں آکر داخل ہوگا -

(پیشگوئی)

ما ادراک ما العقبۃ - دیکھو اس میں یہ بات سمجھائی ہے کہ روحانی معنی اور ہوتے ہیں - پہاڑ یا گھاٹی سے پہاڑ یا گھاٹی ہی مراد نہیں -

سورۃ الشمس | اس میں تم لوگوں کے لئے عبرت ہو جو ایک بجا نور اللہ کا ہو تو اسکو چھیڑنے سے یہ عذاب آتا ہے کہ قوم کی قوم ہلاک ہو جاتی ہے پس مگر اللہ کے رسول کو ایذا دیجائے تو اس کا نتیجہ کیسا خراب ہوگا

سورۃ اللیل | سب سے پہلے قسموں کی فلاسفی اس سورۃ کے ذریعے خدا کے فضل سے مجھ پر کھلی - قسم کو تمام قوموں نے فیصلہ کا ایک ذریعہ تسلیم کیا ہے - حتیٰ کہ یورپ میں سے ایک قوم کو نکلنا پڑا کہ وہ قسم نہیں کھاتی - ان پڑھ ہوں - تو اس طرح فیصل کن ہے کہ انکا اعتقاد ہے - کہ ان الایمان نتزع الارض بلدھیا - ملک کو ویران کر دیتی ہیں پس محمد رسول اللہ صلعم نے اتنی قسمیں کھائیں باوجود اس کے وہ آباد ہوے - اور بڑے پھولے پھلے - پھر قسمیں بطور شہادت کے ہیں - دیکھو اس میں رات دن اور ذکور و اناث کے فرق کو بتا کر دلیل پکڑی ہے کہ اسیطرح تمہارے اعمال کے نتایج مختلف ہیں - گندم از گندم بروید جو ز جو قسموں پر اعتراض نادانی سے ہے یا عمداً جسقدر مہذب سلطنتیں ہیں ان میں فیصلہ مقدمات کے لئے قسم ہے

یہانتک کہ اعلیٰ عہدہ داروں سے بلکہ بادشاہ سے قسم لیجاتی ہے

سورۃ الضحیٰ | کہ ضحیٰ کے وقت فتح ہوا - اور غزوۂ احزاب میں لیل کے وقت نصرت الٰہی ہوئی ان دونوں سے ثابت ہے ما ودعک ربک - تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا - للآخرۃ خیر لک من الاولیٰ - ہر گھڑی جو آتی ہے وہ نبی کریم کے لئے پہلی سے ترقی کی ہوتی ہے - آپ کے سوانح دیکھو - پھر اب بھی جسقدر مسلمان نیک عمل کرتے ہیں انکا ثواب بحکم الدال علی خیر کفاعلہ آپ کو بھی ملتا ہے - ضالاً کے معنے واما السائل سے حل ہوتے ہیں کیونکہ الم یجدک یتیماً کے مقابل فاما الیتیم آیا اور ضالاً کے مقابل اما السائل فرمایا

سورۃ الانشراح | نبی کریم کے فضائل بیان فرماتا ہے -

سورۃ والتین | التین - تین میں آدم کا معاملہ یاد دلایا اور الزیتون میں نوح کے طوفان کا طور سینا میں موسیٰ کے واقعہ کو

الانسان - بعض انسان

سورۃ القدر | مجددوں کے ظہور میں ۸۳ سال ۴ ماہ کا فرق ہوتا ہے الف شہر کے یہی معنی ہیں -

والروح - کلام الٰہی یہی معنی ہیں -

سورۃ العصر | جیسے عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ایسے ہی اب کوئی نبوت نہیں

سورۃ فیل | پرندوں کی عادت ہے گوشت نوچ کر پھر کسی اگ پتھر پر مار کر کھاتے ہیں - ترمیھم بحجارۃ کے یہی معنی ہیں - تمہاری لاشیں پرندے نوچینگے

سورۃ اللہب | یدا - دو کوششیں - لڑائی - لونڈی - مال -

سورۃ الاخلاص | عرب کے لوگوں کو سمجھایا کہ تم شتاء و صیف میں سفروں کے لئے نکلتے ہو یہاں بھی اجتماع ہوتا ہے لوگوں کو توحید کا سبق دیدیا کرو - اور یہ معیار دوسروں کی صداقت کا ہے

کچھ ابتدائی نمونہ

الحمد شریف - قرآن شریف اللہ - رحمن - رحیم کے ناموں سے شروع ہوا ہے - سب صفات اور افعال الٰہی صفات کے ماتحت ہیں - (۲) الحمد للہ - اس ہدایت نامہ کے لئے ہے - (۳) مالک یوم الدین - مالک نہیں چاہتا کہ اپنے مملوک کو تباہ کرے - (۴) عبادت - اعلیٰ سے اعلیٰ محبت اعلیٰ سے اعلیٰ فرمانبرداری - اعلیٰ سے اعلیٰ اپنی محتاجی کا اقرار - اپنے دکھوں اور سکھوں کا ملجا و ماوا - (۵) انعمت ۱ صالحین ۲ شہدا - ۳ صدیق - ۴ نبی -

(۶) مغضوب علیہم - جسکو غضب ہو (یہودی) علم پر عمل نہو - ضال - جسکو محبت ہو اور علم الٰہی سے بیخبر ہو - (۷) شدومد سلطنت لمبی اور سخت ہوگی - (تفسیر مولوی عبداللطیف مرحوم (۸) الم - انا اللہ اعلم - جسطرح بسم اللہ میں تین نام ہیں - سورہ بقرہ کا نام بھی ہے -

(۹) ذلک الکتاب - یہی کتاب ہے - اپنی آنکھوں نے دوسری کتاب کو نہیں دیکھا بوجہ ادب - قل فاتوا بالتورٰۃ - معلوم ہوا کہ آپ کے پاس نہ تھی - (۱۰) متقی - دنیا میں جو کوئی متقی گذرا ہے اُس کا ہدایت نامہ اس کتاب میں موجود ہے - (۱۱) (۱۱) غیب - جو سمجھ میں نہ آئے انکو بطور غیب کے مان لے تردد نہ کرے - (۱۲) الصلوٰۃ - عمل بھی کرنا چاہیئے - ایمان کا اثر جان پر بھی ہے (۱۳) ما انزل الیک - سب سے پہلے نزول اپنے کلام پر دیا - (۱۴) یخدعون محروم رکھنا - (۱۵) مرض - مسائل میں قوت فیصلہ نہیں - قوت مقابلہ نہیں (۱۶) بما کانوا یکذبون جھوٹ کا انجام نفاق ہے - (۱۷) شیطن - شطن البئر (گہرا کنواں) جو خدا سے اور نبی کی صحبت سے دور ہو (۱۸) استہزء خفیف سمجھنا - بنانا - (۱۹) فما ربحت تجارتہم - انگریز تاجر بڑے ہیں - ملک کی فتوح بھی تجارت کے اصول پر مگر تجارت کرتے ہوئے ہدایت نہیں سیکھتے - بہت ملکوں میں پھرتے ہیں - مکہ والوں کے یہاں بھی تجارت تھی - انکو بھی سمجھایا اسلام جیسا کہیں مذہب ہے ؟ (۲۰) مثلہم کمثل الذی استوقد نارا کنتم علی شفا حفرۃ من النار (۲۱) من السماء - اٹل - (۲۲) اذٰ - دو قسم کے منافق (۲۳) برق - بعض مسائل جنکی خلاف ورزی سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے - (۲۴) ظلمت بعض مسائل جن سے تکلیف اور مشکلات ہوتی ہیں - (۲۵) حذر الموت جیسے جنگ (۲۶) اعبدوا ربکم - عملی نفاق کا علاج (۲۷) نقل وعقلی - لسان الحکام تفسیر کبیر ازواج مطہرات جنگ نہیں محفوظ (۲۹) ثمار دنیا و آخرۃ ہیں - (۳۰) ۲ مسائل شریعت کے پہنچانے میں دلیر ۳ (۳۱) بعوضہ یہ بیان دنیا کی جنت کا وہی نسبت رکھتا ہے نعماء جنت سے جو بعوضہ ہاتھی سے -

* [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رحمۃ للعالمین ہونے کا ایک نمونہ

(نامہ نگار اپنی تحریر کے خود ذمہ دار ہیں)

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ - یہ جملہ ہے - خداوند تعالےٰ کے پاک اور مقدس کلام کا - جس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا اور پھر مجدد صدی ہذا حضرت مرزا صاحب علیہ التحیۃ والتسلیم پر الہام کیا - جملہ مدعیان اسلام اس کو جانتے ہیں - کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیسے رحمۃ للعالمین ہوئے - اور آپ کی کیسی رحمتیں لوگوں پر ہوئیں - اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت یہ بتانا چاہتا ہوں - کہ آپ بھی رحمۃ للعالمین ثابت ہوئے یا نہیں اور حضرت مرزا صاحب کا یہ الہام کیسا پورا ہوا - زمانہ شاہد ہے - کہ مسلمانوں پر کیسی غفلت دین کیطرف سے چھا رہی ہے چنانچہ جو واعظین اشاعت اسلام کے مدعی ہیں - وہ بھی اسلام کی بیخکنی میں مصروف ہیں اور بہ سبب ناواقفیت کے نیم مُلّاں خطرہ ایمان کے مصداق ہو رہے ہیں - عموماً وعظ جو عام طور سے مولوی لوگ کرتے ہیں - وہ محض دنیا کمانے کے لئے ایک ڈھنگ ہے - اور ایک دوکانداری مقرر ہوگئی ہے - مگر بسبب اس کے کہ یہ نیم مُلّاں لوگ حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے ہیں - اس لئے ان کی دوکانداری میں کمی واقع ہوگئی ہے مگر خدا تعالےٰ رازق ہے - حیوانات کو بھی رزق دیتا ہے کفار کو بھی دیتا ہے - فاسق فاجر کو بھی دیتا ہے اور علیٰ ہذا القیاس ایسے واعظوں کو بھی دیتا ہے اور ہر ایک کے لئے وسائل پیدا کرتا ہے - اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے زمانے میں مبعوث فرمایا - جبکہ دین و دنیا دونوں کا امساک تھا تاکہ آپ رحمۃ للعالمین ہوں اور دنیا ہر طرح سے فائدہ اٹھائے - آپ مبارک اور خدا پرست انسانوں کے لئے باعث ازدیاد ایمان وتقویٰ ہوئے - اور دنیا پرست لوگوں کے لئے ذریعہ معاش اور بے روزگاروں کے لئے ذریعہ شغل ہوئے - چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے - مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا - یعنے جو دنیا کی خواہش رکھتا ہے اُسے مل جاتی ہے اور جو آخرت کی خواہش رکھے اُسے مل جاوے گی - جب ہم دیکھتے ہیں - تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں طرح سے رحمت ہیں - آپ کے وسیلہ سے کوئی دین کی بادشاہت لیتا ہے - کوئی دنیا حاصل کر لیتا ہے - فیروز پور کے لئے بھی آپ رحمت ہوئے - سنہ ۱۹۰۰ء سے میں یہاں وقتاً فوقتاً آتا رہا ہوں - جبکہ میں نینی تال میں ملازم تھا - اور شاذ آتا جاتا - تو یہاں چند روز ٹھہرتا - کیونکہ میرے والد صاحب مرحوم کے یہاں مُرید تھے - ان کی درخواست سے ان کو مل کر جاتا - اور یہاں کی حالت دیکھ کر افسوس ہوتا تھا - پارسال جب ملازمت چھوڑ کر مجھے یہاں آنے کا اتفاق ہوا - تو یہاں کے لوگوں کی حالت ابتر دیکھ کر اشاعت اسلام میں اور امر معروف اور نہی عن المنکر کے لئے میں نے کوشش کی چنانچہ اس وقت میرے اس طور پر لوگوں کو ہدایت کرنے پر یہاں کے بعض آدمیوں نے ایک اشتہار شائع کرنا چاہا اور اشتہار کا مضمون لکھ کر مجھ کو دکھایا تاکہ میں ان کو اس کے متعلق رائے دوں - اور وہ اشتہار کا مضمون یہ ہے -

" یوں تو زمانے کے ایمان سوز اثر نے ہر فرد و بشر خصوصاً مسلمانوں کو اپنی چالبازی کے رنگ میں رنگ کر دین کی جانب سے انتہا درجہ کا غافل کر دیا ہے - مگر جس انتہا درجہ کی غفلت ہمارے شہر فیروز پور میں مسلمانوں پر طاری ہے - اس کا عشر عشیر بھی کسی دوسری جگہ مشکل سے نظر آئے گا یہاں نہ تو کوئی ایسا عالم ہی موجود ہے - جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پاک اور تاکیدی فرض کو ادا کرے نہ کوئی اور معزز اور با اثر شخص تھا - جو اپنے سیاست یا مثال سے رہبری کا باعث ہو گویا یہ شہر رُوحانی بیماری میں مُبتلا تھا - اور زبان حال سے رُوحانی باران کے نزول کا التجا کر رہا تھا - خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے - کہ اس نے اس کی التجا سُن لی - اور اپنی باران رحمت نازل فرمائی - اور غیب سے ایک ایسا مبارک وجود بھیجدیا - جو کہ اخلاص سے خدا کے پاک فرائض کو قول اور عملی طور پر بجا لانے پر مستعد اور آمادہ ہے یہ پاک شخص ایک خوش شکل اور صالح نوجوان ہے - جو کہ اسم باسمیٰ مولوی مسیح دین یعنے دین کا زندہ کرنے والا ہے اور موضع کوہاٹ ضلع پشاور کا باشندہ ہے - آپ اپنے مُریدوں کو ملنے اور ہدایت کرنے کی غرض سے یہاں تشریف لائے تھے مگر یہاں کی ابتر حالت دیکھ کر انہوں نے یہاں قیام فرمایا اور درس و تدریس اور وعظ و نصیحت سے خلق خدا کو ہدایت کرنے لگے - جو باشندگانِ فیروز پور کے لئے باعث فخر ہے - مولوی صاحب موصوف روزمرہ قرآن مجید کا ترجمہ سُناتے ہیں اور ہفتہ میں دو بار مفید مضامین کا وعظ بیان فرماتے ہیں - مقامی انجمن اشاعت تعلیم فیروز پور نے مولوی صاحب کا اخلاص اور سعی دیکھ کر مولوی صاحب کی امداد کا وعدہ فرمایا ہے - مولوی صاحب انجمن کے طلبا کو علاوہ دینی وعظ کے اخلاقی وعظ بھی فرمایا کرینگے مولوی صاحب موصوف خاندان نقشبندیہ مجددیہ سے تعلق رکھتے ہیں - اس اشتہار سے یہ غرض ہے - کہ مولوی صاحب کا مقصد اور منشا سب کو معلوم ہو جاوے تاکہ وہ تبلیغ اسلام میں مولوی صاحب کا ہاتھ بٹائیں - اور وعظ کے نیک کام میں ان کی مثال کی پیروی کریں -

المشتہران - خیر خواہانِ اسلام منشی محمد عمر نقل نویس و ماسٹر عبد الرحمان ٹیچر - ایچ - ایم ہائی سکول فیروز پور "

میں نے اس اشتہار کو لے کر اپنے پاس رکھا - اور کہا کہ اب اس کو محفوظ رکھنا چاہیئے - جب کچھ کام کر کے دکھائیں گے - تب شائع کرینگے - ابھی تو ابتدا ہے - چنانچہ میں نے محلہ محلہ وعظ کیا اور شرک و بدعت کی تردید کی کوشش کی - امر بالمعروف نہی عن المنکر پر زور دیا - جب لوگوں نے دیکھا کہ یہ ہمارے اعمال شرک و بدعت کی تردید کرتا ہے - جسکو وہ عبادت جانتے تھے - انہوں نے یہ شور مچانا شروع کیا کہ مولوی وہابی معلوم ہوتا ہے - اس کا وعظ مت سُنو - اس اثنا میں جماعت احمدیہ نے یہاں سالانہ جلسہ کیا اور حضرت مرزا صاحب کی رحمت کا نور اور منعکس ہوا لوگوں کی مرضی کے برخلاف میں اس جلسہ میں شریک رہا - اور جملہ مضامین کو غور سے سُنا - تب لوگ اور بھی مخالف ہوئے اور کہنے لگے یہ مرزائیوں سے ملتا ہے - اس سے مت ملو اس جلسہ کے بعد مجھ جماعت احمدیہ سے محبت ہوئی اور اس طرف تحقیق حق کی غرض سے میلان ہوا - خدا کے فضل سے منشی فرزند علی صاحب جو میرے معزز اور مکرم دوست ہیں ان کو امداد الٰہی ملی - اور انھوں نے بیعت کی اور مجھے تبلیغ کی اور مجھے تحقیق کا موقعہ ملگیا - ان کے اخلاص سے مجھ ہدایت ملی - میں نے سنہ ۱۹۱۰ء کے سالانہ جلسہ پر جا کر حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی - جس کا مفصل حال میں نے اپنے رسالہ تحفۂ مسیح میں لکھا ہے - جو عنقریب مکمل ہو کر چھپوایا جائے گا - منشی فرزند علی صاحب کی کوشش سے ان کی اہلیہ نے اور منشی الٰہی بخش صاحب اور بابو عبد السبحان صاحب اور چودھری محمد صدیق صاحب اور ان کے بھائی بابو عبد العزیز صاحب نے بھی بیعت کی - فالحمد للہ علیٰ ذالک -

یہ وہ اثر ہے - جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رحمۃ للعالمین ہونا ثابت کرتی ہے - مگر یہ قاعدہ ہے - کہ ہر ایک موسیٰ کے مقابل فرعون بھی ہؤا کرتا ہے - یا یون کہیئے - کہ روشنی کے دشمن اُلّو اور چمگادڑ بھی ہؤا کرتے ہین - جب رحمۃ للعالمین کا نور یہان چمکا - تو غیر احمدی چمگادڑون نے شور مچایا - اور اس نور پر خاک ڈالکر چھپانا چاہا - بقول اللہ تعالےٰ کے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم - واللہ متمّ نورہٖ ولو کرہ الکافرون - چنانچہ اونہون نے ایک مخالفت مین جلسہ کیا - اور ایک شخص مسمی محمد عظیم کو اس جگہ .. .. قائم مقام ثناءاللہ کرموسے کے مدمقابل کھڑا کیا اس نے حضرت مرزا صاحب کو تمسخرانہ اور رذیلانہ الفاظ مین یاد کیا - اور اس طرح سے جس شخص کی دوسری جگہ پرسش بھی نہ ہوتی تہی - یہان اس کی پرستش ہونے لگی - اور اس کے روزگار نے یہان خوب ترقی کی - چنانچہ اب تک فیروزپور اس کا مرکز بنا ہؤا ہے اور وہ سوائے فیروزپور کے کسی طرف رُخ نہین کرتا - چند روز کے لئے جاتا ہے پھر آن موجود ہوتا ہے - اللہ تعالےٰ کے سچے وعدے کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام اس کے لئے بھی رحمت ہوئے اور اس کے معاش کے ترقی کا ذریعہ ہوئے -

مولانا صاحب محمد عظیم نے اپنے روزگار کی ترقی کے لئے ایک رسالہ چودھوین صدی کے مسیح کی ایک زندہ کرامت کے نام سے مہینون تک چندہ مانگ مانگ کر شائع کیا - جو اس کی راستبازی کا نمونہ ہے - اللہ تعالیٰ اس کی حالت پر رحم کرے - من یرد ثواب الدنیا نؤتہ منھا کے مطابق تو اس کی دُعا قبول ہوگئی - مگر ہم تو اس کے لئے دُعا کرتے ہین کہ خدا تعالےٰ اسے ہدایت دے - رب اھد قومی فانھم لا یعلمون - مولانا صاحب موصوف موضع گکھڑ کے رہنے والے ہین - اور دراصل ایک کاتب ہین - مگر آجکل عالی جناب مولانا مولوی محمد عظیم صاحب نقشبندی مجددی حنفی ہین - اور کیون نہ ہو - وہ انسان ہی کیا - جو ترقی نہ کرے ؎

سال اوّل مطرب و سال دوم خواجہ شود
غلہ گر ارزان بود امسال سید میشود

قریباً ایک ماہ سے منشی فرزند علی صاحب قادیان تشریف لے گئے ہین اور دین حاصل کر رہے ہین اور جناب مولوی صاحب یہان رونق افروز ہین اور دنیا کما رہے ہین - یہ واقعات ثابت کر رہے ہین - کہ حضرت مرزا صاحب رحمۃ للعالمین ہین نہ صرف اون کے لئے - جو آپ سے خدا کے لئے محبت رکھتے ہین - بلکہ اون کے لئے بھی جو آپ کے مخالف ہین - چنانچہ اور بھی اکثر مخالفین جیسے مُرتد ڈاکٹر وغیرہ آپ کی مخالفت سے فائدہ اُٹھاتے ہین - اور مولوی ثناءاللہ و مولوی ابراہیم وغیرہ آپکے طفیل سے روٹیان کماتے ہین - اِس طرح سے ہم کو اس الہام کی تصدیق کا ثبوت ملتا ہے - وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین -

کمترین مسیح الدین ساکن کوٹھہ شریف - تحصیل صوابی ضلع پشاور - حال وارد فیروزپور - صدر بازار

بیت العتیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ -

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے جو معنے لفظ عتیق کے کئے ہین وہ بہت صحیح ہین - اور اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کے منشاء کے مطابق ہین - کعبہ کا عتیق جبابرہ کے ہاتھ سے کئی طرح ثابت ہے صلیبی جنگون کی تاریخ آپنے شائد نہ پڑہی ہو - ساری یوروپ کی سلطنتین ملکر یوروشلم کو چھڑانے اور بیت اللہ کو ہدم کرنے کے لئے آئی تھین - اور ایک . . . . روح مدینہ پر انہی جنگون کی اثناء مین فوج لے کر چڑھ آئی تھی - صرف دو دن کا سفر باقی تھا - اور اس کا ناپاک ارادہ یہ تہا کہ حرم کی سخت بے حرمتی کرے - پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو روک دیا اور کسی کو کعبہ پر تسلط نہ ہونے دیا - اب آپ کیا سمجھتے ہون گے - کہ کعبہ کی حفاظت کون کرتا ہے - سلطنت عثمانیہ جو اپنے آپ کو خادم حرمین کہتی ہے - یورپ کی سلطنتون کے مقابلہ مین ایک بیمار بکری کی طرح ہے - پھر بھی کعبہ آزاد ہے -

اور حاجیون کے لئے امن کی جگہ ہے - یوروشلم گنگا (ہردوار) بنارس متھرا کی طرح نہین - کیا آپ کو کبھی فکر پیدا نہین ہوئی - کہ بیت اللہ کیسے خطرے مین ہے - اور پھر محفوظ ہے - اگر آپ ساری آیت قرآن مجید کو پڑھتے - تو آپ کو یہ مشکل نہ معلوم ہوتا - قال اللہ تعالیٰ - واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالاً وعلیٰ کل ضامرٍ یاتین من کل فج عمیق لیشھدوا منافع لھم ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علیٰ ما رزقھم من بھیمۃ الانعام فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر ثم لیقضوا تفثھم ولیوفوا نذورھم ولیطوفوا بالبیت العتیق - غور فرمایئے - کہ ان سب مناسک حج کے پورا کرنے کے لئے کعبہ کو کیسا ہونا چاہئیے پابندیون اور حکومتون کے نیچے ہونا چاہئیے یا آزاد - میرا مطلب یہ ہے کہ غیر قومون کے قوانین کے ماتحت ہونا چاہئیے یا معتق من تسلط الجبابرۃ - پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس والشھر الحرام والھدی والقلائد ذلک لتعلموا ان اللہ یعلم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض وان اللہ بکل شیءٍ علیم - کعبہ ہمیشہ محترم مقام رہیگا لوگون کے قیام کا موجب ہوگا - حُرمت کا مہینہ قربانی اور گانیین بھی ہمیشہ رہینگی - یہ اس لئے بتایا گیا ہے - کہ تا تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے - کہ آسمانون اور زمینون مین کیا تغیرات آنے والے ہین اور اسے ہر چیز کا علم ہے - یہ پیشگوئی ہے - کہ کعبہ ہمیشہ عتیق رہے گا - ہمیشہ جبابرون کے ہاتھ سے آزاد رہے گا ہمیشہ محترم رہے گا - ہمیشہ قربانین ہوتی رہینگی - اور یہ پہلے سے بتا دینا کہ ایسا ہوگا - سوائے اللہ تعالےٰ کے جس کو آسمان اور زمین کا سب علم ہے اور کسی کا کام نہین - یہ پیشگوئی تیرہ سو سال سے پوری ہوتی چلی آئی ہے - کعبہ ہمیشہ تسلط غیر سے محفوظ رہا ہے - ہمیشہ حج ہوتے رہے ہین اس کے حاکم ہمیشہ اپنے آپ کو خادم حرم کہہ کر فخر کرتے آئے ہین - آپ خیال فرمایئے - کہ عبداللہ ابن زبیر اور حجاج کون تھے - کیا وہ خادمان کعبہ نہ تھے - کیا انہون نے کعبہ کی حرمت کو توڑا تھا - کیا انہون نے حج کو بند کر دیا تھا - بلکہ دونون اپنے آپ کو خادم کعبہ اور رسول اللہ کے متبع یقین کرتے تھے - اور یون تو رسول اللہ نے کعبہ پر چڑھائی کی تھی - رسول اللہ نے ایک شخص کو جو فتح مکہ کے بعد عین کعبہ کے اندر بیت اللہ کے غلاف مین چھپا ہؤا تھا - قتل کروا دیا - مگر کعبہ کی حرمت مین فرق نہ آیا

اور نہ ہی کوئی کہہ سکتا ہے۔ رسول اللہ کا تسلط کسی جابر کا تسلط تھا۔ امام بخاری کا ترجمہ تو عین قرآن شریف کے منشاء کے مطابق ہے۔ کعبہ اگر بیت العتیق نہ ہو۔ تو حج کیسے ہو سکے اگر اس پر اس کے قوانین سے ہی انتظام نہ کیا جاوے۔ تو امن کی جگہ کیسے رہے۔ اب آپ ہی فرمائیے۔ کہ کیا حجاج اور ابن زبیر نے کعبہ پر قرآن شریف کے حکموں کے مطابق عمل کیا تھا یا خود ساختہ قانون چلائے تھے۔ حجاج کعبہ کی ایسی ہی تعظیم کرتا تھا جیسی کہ ابن زبیر کرتا تھا۔ اور حجاج نے بیت اللہ کو تعمیر کروایا ہے۔ اور پھر حجاج کوئی بادشاہ نہ تھا۔ بلکہ عبد الملک کا سپاہ سالار حکم کے مطابق جنگ کرتا تھا۔ اور اس کی جنگ ابن زبیر کے ساتھ تھی۔ جہاں عبد اللہ ابن زبیر ہوتا وہیں وہ اس کے ساتھ جنگ کرتا۔ اگر ابن زبیر مکہ کو چھوڑ جاتا۔ تو حجاج مکہ پر چڑھائی نہ کرتا۔ ان کی جنگ میں کعبہ کے عتق میں فرق نہیں آیا۔ کعبہ کبھی اسیر نہیں ہوا۔ یہ لڑائی کعبہ کی خدمت کے لئے تھی۔ نہ کہ مالک بننے کے لئے۔ اب بھی اگر کعبہ کے متولی شریر ہو جاویں تو متقی مسلمان کیا کریں گے۔ اور اگر کعبہ کو شریروں کے ہاتھ سے چھڑانے کی ضرورت پڑے۔ تو کیا اسی جنگ میں کعبہ کے عتق میں فرق آ جاوے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی بناء پر مشرکوں سے کعبہ چھین کر مسلمانوں کو دیا تھا۔ ان اولیاءہ الا المتقون آپ یہ خوب سمجھئے۔ کہ حجاج اور ابن زبیر کی جنگیں جابروں کی جنگیں نہیں بلکہ خادموں کے جھگڑے ہیں۔

یہاں میرے کلام میں شریر کا لفظ سن کر ایسا خیال لفرما لینا۔ کہ نعوذ باللہ میں حضرت ابن زبیر کو شریر خیال کرتا ہوں۔ ایسا نہیں۔ بطور تمثیل کہا ہے۔ نیز عبد الملک اور حجاج دونوں ابن زبیر کو سلطنت کا باغی یقین کرتے ہیں۔ تیمور۔ قادیان

حفظ ماتقدم طاعون و ہیضہ

اجوائن دیسی آٹھ حصہ۔ کھانے کا نمک ایک حصہ دونوں کو باریک کر کے سفوف کر کے چھان کے رکھیں اور صبح و شام اس کی ایک ایک چٹکی کھا کر اوپر سے ایک گھونٹ پانی پی لیا کریں۔ صدقہ۔ دعا۔ خیرات۔ استغفار۔ لاحول۔ خشوع

مردم شماری میں ہندو

ہندوؤں سے پوچھا گیا تھا کہ وہ ہندو کی تعریف کریں اس امتحان میں ہندو قوم جس طور پر فیل ہوئی ہے۔ وہ ایک تمدن و تہذیب کا دعوے کرنے والی قوم کے لئے موجب شرم ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی تعریف ہے کہ جو کہے کہ میں ہندو ہوں وہ ہندو ہے یا جو مسلمان و عیسائی نہیں وہ ہندو ہے۔ بعض آریہ مہاشے تو ایسے گھبرائے۔ کہ انہوں نے یہاں تک لکھ دیا "جہاں تک مذہبی عقائد و رسوم کا تعلق ہے۔ چار تو ایک طرف رہے ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ بھنگی بھی ہندو مذہب میں شامل ہیں۔"

پھر لطف یہ کہ اس ندامت کو مٹانے کے لئے مسلمانوں پر اعتراض شروع کر دئے۔ کہ مسلمان کون ہیں۔ حالانکہ ایک جاہل سے جاہل مسلمان بھی اپنے مذہب کا اصل الاصول جانتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ یہ کوئی چھپی بات نہیں۔ بلکہ کوٹھوں پر چڑھ کر دن میں پانچ دفعہ اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ بھلا تم لوگ بھی کوئی اپنے لئے معیار تو قائم کرو۔ دیکھو مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہیں۔ جو خدا تعالیٰ کو ایک اور اس کے برگزیدہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رسول و خاتم النبیین نہ مانتا ہو۔ یہ کہنا کہ احمدی مرزا غلام احمد صاحب کو پیغمبر مانتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کوئی ان کو اسلام سے جدا نہیں کرتا کیونکہ جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث ہوتا ہے اور ایسے لوگ اس امت میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو خدا سے شرف مکالمہ حاصل کریں۔ مگر شریعت نئی کوئی نہیں لائے گا۔ اور اخیر میں ایک مہدی مسیح آنے والا ہے۔ اب یہ علیحدہ بحث ہے کہ اس خطاب کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد تھے یا نہیں۔ اصول میں کوئی جھگڑا نہیں۔ پھر یہ بھی کوئی تفرقہ نہیں کہ مغل اور جولاہے آپس میں رشتہ نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ رشتہ نہ کرنا بھی اسلام ہی کے حکم کی ماتحت ہے۔ ایک لڑکی جس نے ایک اعلےٰ حیثیت و حالات میں پرورش پائی ہے اسے ایک ادنےٰ حیثیت و حالات میں بھیج دینا اس پر ظلم کرنا ہے اور سب سے پہلے ذاتوں کی عداوت انگیز تفریق مٹانے والا تو یہی اسلام ہے جس نے فرمایا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔

اعلان صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۱) اس وقت مردم شماری کا کام گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہے۔ اس موقعہ پر احمدی احباب کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی قومیت لکھاتے وقت اپنے آپ کو احمدی فرقہ میں لکھاویں۔

* تمام احباب کے لئے (جو یہ نوٹس پڑھیں) ضروری ہے کہ وہ اپنے احمدی دوستوں آشناؤں بھائیوں کو جہاں تک ان کا حلقہ واقفیت وسیع ہے۔ یہ ہدایت کریں کہ وہ التزام سے اپنے تئیں اور اپنے نابالغ بچوں کو بھی احمدی لکھا دیں اور خوب خیال رکھیں کہ بعض وقت لکھنے والے بغیر پوچھنے کے ہی سنّی

(۲) بعض جگہ سے احباب صدر مقام قادیان سے واعظ یا لیکچرار سالانہ جلسوں میں بلا بھیجتے ہیں۔ مگر ساتھ ان کے اخراجات سفر نہیں بھیجے جاتے۔ جو صدر انجمن کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اس قسم کا خرچ مل ملا کر صدر انجمن پر ایک معقول بوجھ پڑ جاتا ہے اس لئے انجمنوں کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ جو احباب جسقدر واعظ یا لکچرار صدر مقام سے بلا دیں ان کا خرچ آمد و رفت کا ادا کرنا چاہیئے۔ اور وہ کوشش کریں کہ یہ رقم مقامی چندہ یا یکمشت چندہ سے ادا ہو۔

محمد علی سکرٹری

رام مورتی اور عصمت اللہ

کچھ عرصے سے ہمارے یاران وطن نے پروفیسر رام مورتی و ڈاکٹر عصمت اللہ کو ہندو و مسلم سوال بنا رکھا ہے اخبار عام نے اپنی مشہور و قابل تعریف پالیسی کے مطابق اس پر خوب محاکمہ کیا ہے اور آریوں کو شرم دلائی ہے۔ کہ ایک طرف سے ہمارے سماجی ریفارمر مورتی پوجا کو بُت پرستی کہہ کر اس پر دولتیاں جھاڑتے ہیں۔ اور دوسری طرف ایسی شرمناک نمائش اپنی بُت پرستی کی پیش کی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اس کے برابر تاریک اور مکروہ بُت پرستی کیا ہو سکتی ہے" ہمیں ڈاکٹر عصمت اللہ یا پروفیسر کریم بخش غلام ربانی مراد آبادی کے کرتب دکھلانے سے اگر خوشی ہوتی ہے۔ تو وہ اس پہلو میں ہے۔ کہ اسلام پر اس رنگ میں ایک حملہ کیا گیا تھا کہ بکرے بھیڑیے اور گوشت نہ کھانے کے سبب رام مورتی بھیم اور ارجن ہے (گو اخبار عام کے نزدیک کوئی سچا ہندو ایسی بے وقوفی نہیں کر سکتا) تو خدا نے اسی رنگ میں جواب دے دیا۔ کہ مقابل شخص۔ گوشت کھانے والا بھی یہ کرتب دکھا سکتا ہے۔ جس سے ثابت ہو گیا۔ کہ اسلام کے اصول اور مسائل بالکل حق ہیں۔ اور دنیا میں و آخرۃ میں جسمانی و روحانی ترقیات کے سرچشمے۔ ولِلّٰہ الحمد۔

پیبل عینک کی شناخت

تھوڑی سی ہلدی لیکر ایک پتھر پر رگڑے۔ جب پیلا یعنی زرد رنگ نکل آوے۔ تو اسی پتھر پر عینک کے بال یعنی لینز کا ایک کنارہ رگڑے یعنی گھسے۔ اگر وہ بال پتھر کی ہوگا۔ تو ہلدی کے رنگ میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوگی اور

منگھیر کا جلسہ

بخیر و خوبی ختم ہوا۔ سلسلہ احمدیہ ۔ نبوت محمدیہ کے اثبات مین دلائل متفصل بیان کئے گئے ہین۔ بہت نیک اثر ہوا۔ کئی ایک مخالف نرم ہوئے ۔ بعض اتنے قریب ہوئے ۔ کہ بیعت کر واسطے تیار ہین ۔ ایک نوجوان پہلے سخت مخالف تھا اس نے توبہ کی ۔ اور بیعت کا خط لکھدیا ہے۔

مفتی صاحب و شاہ صاحب سورج گڑھ اور مین ہوتے بھاگلپور گئے ۔ جہان لکچر ہوا۔ اب بنارس الہ آباد سے ہوتے واپس آتے ہین۔

درخواست نکاح

ایک شریف خاندان کی غیر احمدی بیوہ عورت ۔ بائیس سال عمر احمدی جماعت مین نکاح کرنا چاہتی ہے ۔ شریف خاندان کے خواندہ آدمی کی ضرورت ہے ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر صاحب بدر ہووے ۔ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر۔

دوسری آواز

الفضل بدر مضمون پڑھ کر بہت خوش ہوا ہون میرے خیال مین ۳۰ مین وہ لوگ شامل ہونے چاہئیں ۔ جن کو پچاس روپے ماہوار سے زیادہ اور سو سے نیچے ہو۔ اور ان سے پانچ روپے لئے جاوین ۔ چونکہ عاجز کو اس پرچے سے بہت ہی محبت ہے اس لئے باوجود مبلغ ۔۔ روپے ماہوار تنخواہ ہونے کے صہر ماہوار کا اقرار کرتا ہون ۔ میرے نام پانچ روپے ماہوار کا وی پی ارسال فرماوین

محمد رشید گوجر

صدائے اقبال

تجارت کا راز

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر مین بعنوان "تجارت کا راز" دیا۔ فیس مبلغ للعہ مقرر تھی۔ اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس ۸ر کردی ہے تاکہ غریب بھائی بھی مستفید ہو سکین ۔ شرائط حسب ذیل ہین (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ و بجی وجونہ صرف پندرہ منٹ مین تیار کرنے کی عام فہم اُردو مین بذریعہ وی پی مبلغ ۸ر روانہ ہوگی ۔ (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب ندارد (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو ۔ تو حلفیہ تحریر فیس واپس دیجاوے گی ۔ (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر

غلام محی الدین اقبال احمدی - موضع جنڈ والی سب آفس (کھوڑیانوالہ تحصیل و ضلع لائلپور)

خط - پتہ - نمبر - تاریخ - نام

وغیرہ کی جو مُہر بنانا چاہو - کوڑیون کی لاگت سو بن سکتی ہے فوراً پتہ ذیل سے منگالو - (۱) پانچ پانچ حروف اردو و سٹ ہندسے مع دو لائن ٹائپ ہولڈر - چمٹی خود سیاہی وغیرہ والی گدی فی بکس عہ (۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی دینے والی گدی - فی بکس دس آنے (۱۰ر)

المشتہر - جیون مل کمپنی - گوجرانوالہ (پنجاب)

کتاب طب رُوحانی

اس کتاب مین جسمانی امراض کا علاج بذریعہ عمل الترب یا علوم توجہ یا مسمریزم کے بہت مشرح مندرج ہے عبارت اس کی آسان اُردو ہے اور ادنےٰ استعداد والا بھی اس کو پڑھ سکتا ہے اور بیماریون کا علاج کر سکتا ہے جہان تک ہو سکا ہے کوئی بات پوشیدہ نہین رکھی گئی تاکہ عام لوگ جو اس کا شوق کرین اس علم کو سیکھ کر فائدہ اُٹھاوین اور بیماریون کا علاج کر کے ثواب حاصل کرین ۔ پھر اگر کوئی بات اس کے متعلق پوچھنا چاہین اور اپنے معلومات کو بڑھانا چاہین یا اوّل اوّل تجربہ کرنا چاہین ۔ تو راقم سے خط و کتابت کرین ۔ قیمت اس کی ایک روپیہ ہے اور محصولڈاک ۲ر ہے ۔ راقم سے طلب فرماوین ۔

م - ح - معرفت اخبار بدر ۔ قادیان ۔ گورداسپور

کشتہ و سُرمہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائین ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہین ۔ ہم کسی کو مجبور نہین کرتے اور نہ کسی کو دہوکہ دینا چاہتے ہین ۔ صرف اس لئے ان کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو یہ لوگ فائدہ اُٹھاوین ۔ **کشتہ جریان** اصنی دہات جو پیشاب کے آگے یا پیچھے آتی ہے بفضلہ تعالیٰ اسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اس کی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کے مطب مین بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانون نے خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت پائی ۔ قیمت فی تولہ مع بدرقہ و محصول ڈاک ہے ۔ **سُرمہ** ۔ کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزاء ماميران و موتی ہین یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا ۔ قیمت فی تولہ عہ ۱۲ر محصولڈاک بذمہ خریدار ۔ المشتہر - عبد الرحمان کاغانی احمدی قادیان

بیعت نامہ

بزبان پنجابی - پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - صرف ۳۰۰ جلد باقی ہے مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس سے طلب کرو۔

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائین

جیسے بنو ڈاکٹر برمن کا عرق کافورے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر مین ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہین اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو تو یہ تکلیف کیون اُٹھانا پڑے ۔ کیون نہین ایک شیشی عرق کافورے کر گھر ڈال رکھتے ہو ۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۰ - برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست ۔ پیٹ کا درد اور دانی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر مین رکھنا چاہیئے ۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیون کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے ۔ پیٹ کا پھولنا ۔ ڈکار کا آنا ۔ بدہضمی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتین دور ہو جاتی ہین گود کے بچہ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہین ہے ۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک سے چار شیشی ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن ۔ نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے ۔ منگا کر ملاحظہ کرین

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے اس لئے اسم با مسمیٰ ہے ۔ بالون کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے ۔ صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے نہ مُنہ لپانے کی ضرورت اور نہ ٹھاٹھہ باندھنے کی حاجت ۔ ادہر لگاؤ ادہر خشک ہوتا ہے دو تین منٹ مین فارغ ہو کر کام پر چلتے بنو ۔ سردیون مین نہلانے اور دھونے کی تکلیف سے کیسا عجیب نجات دینے والا خضاب ہے قیمت فی شیشی جو ایک سال بھر کے لئے کافی ہے ۔ مبلغ ۔ علاوہ ازین حسب ذیل ادویات جو سالہا سال کے تجربہ مین تیر بہدف ثابت ہوئین ۔ وہ بھی ہدیۂ ناظرین ہین ۔ سفوف سوزاک فی ڈبیہ عہ ر حبوب آتشک فیدر حن مے ر حبوب بواسیر خونی و بادی ۔ قیمت فی ڈبیہ عہ ر ۔ سُرمہ اکسیر العین فی تولہ عہ ر ۔ سفوف جریان عہ ر حبوب مبہی فیدر حن دو روپے ۔ نمونہ خضاب اور ہر ایک ادویات کا نمونہ چار آنے ۔ محصولڈاک و خرچ پارسل ہر ایک حالت مین بذمہ خریدار ۔

ملنے کا پتہ

مینجر کارخانہ قدرتی خضاب ٹلونڈی ۔ راہوالی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

منگھیر کا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ سلسلہ احمدیہ۔ نبوت محمدیہ کے اثبات میں دلائل مفصل بیان کئے گئے ہیں۔ بہت نیک اثر ہوا۔ کئی ایک مخالفت نرم ہوئے۔ بعض اتنے قریب ہوئے۔ کہ بیعت کو واسطے تیار ہیں۔ ایک نوجوان پہلے سخت مخالف تھا اس نے توبہ کی۔ اور بیعت کا خط لکھدیا ہے۔

مفتی صاحب و شاہ صاحب سورج گڑھ اور بیں ہوتے بھاگلپور گئے۔ جہاں لکچر ہوا۔ اب بنارس الہ آباد سے ہوتے واپس آتے ہیں۔

درخواست نکاح ایک شریف خاندان کی غیر احمدی بیوہ عورت۔ بائیس سال عمر احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتی ہے۔ شریف خاندان کے خواندہ آدمی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر صاحب بدر ہووے۔ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر۔

دوسری آواز انصار بدر مضمون پڑھ کر بہت خوش ہوا ہوں میرے خیال میں ۳۳ میں وہ لوگ شامل ہونے چاہئیں۔ جن کو پچاس روپے ماہوار سے زیادہ اور سو سے نیچے ہو۔ اور ان سے پانچ روپے لئے جاویں۔ چونکہ عاجز کو اس پرچہ سے بہت ہی محبت ہے اس لئے باوجود تیس روپے ماہوار تنخواہ ہونے کے ۵ر ماہوار کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے نام پانچ روپے ماہوار کا وی پی ارسال فرمائیں

محمد رشید گوجرہ

صدائے اقبال ۲۴

تجارت کا راز

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا۔ فیس مبلغ للعہ ر مقرر تھی۔ اب اکثر سماجی کے ارشاد کے بموجب فیس ۱۲ر کردی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہوسکیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ و دیگی و چونہ صرف پندرہ منٹ میں تیار کرنے کی عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۱۲ر روانہ ہوگی۔ (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب ندارد (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر فیس واپس دیجاوے گی۔ (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت منیجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر

غلام محی الدین اقبال احمدی - موضع جنڈوالی سب آفس (کھوڑ ریانوالہ تحصیل و ضلع لائلپور)

خط - پتہ - نمبر - تاریخ - نام ۱۲

وغیرہ کی جو مہر بنانا چاہو۔ کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے فورا پتہ ذیل سے منگالو۔ (۱) پانچ پانچ حروف اردو دست ہند سے مع دو لائن ٹائپ ہولڈر۔ چمٹی خود سیاہی دینے والی گدی فی بکس ۲ر (۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی دینے والی گدی۔ فی بکس دس آنے (۱۰ر)

المشتہر - جیون ل کمپنی - گوجرانوالہ (پنجاب)

کتاب طب روحانی ۱۲

اس کتاب میں جسمانی امراض کا علاج بذریعہ عمل الترب یا علوم توجہ یا مسمریزم کے بہت مشرح مندرج ہے عبارت اس کی آسان اردو ہے اور ادنےٰ استعداد والا بھی اس کو پڑھ سکتا ہے اور بیماریوں کا علاج کرسکتا ہے جہاں تک ہوسکا ہے کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی گئی تاکہ عام لوگ جو اس کا شوق کریں اس علم کو سیکھ کر فائدہ اٹھاویں اور بیماریوں کا علاج کرکے ثواب حاصل کریں۔ پھر اگر کوئی بات اس کے متعلق پوچھنا چاہیں اور اپنے معلومات کو بڑھانا چاہیں یا اول اول تجربہ کرنا چاہیں۔ تو راقم سے خط و کتابت کریں۔ قیمت اس کی ایک روپیہ ہے اور محصولڈاک ۲ر ہے۔ راقم سے طلب فرماویں۔

م - ح - معرفت اخبار بدر - قادیان - گورداسپور

کشتہ و سرمہ ۲۴

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ کسی کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ صرف اس لئے ان کا اظہار کردیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو یہ لوگ فائدہ اٹھاویں۔ **کشتہ جریان** یعنی دھات جو پیشاب کے آگے یا پیچھے آتی ہے بفضلہ تعالیٰ اسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اس کی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت پائی۔ قیمت فی تولہ عہ بد رقہ و محصول ڈاک ۶ر ہے۔ **سرمہ**۔ کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزاء مامیران و موتی ہیں یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر محصولڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر۔ عبد الرحمان کاغانی احمدی قادیان

بیعت نامہ بزبان پنجابی۔ پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ صرف ۴۰۔۰ ہم جلد باقی ہیں۔ مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس سے طلب کرو۔

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے بنوٹ ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ ۲۲

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لے کر گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہوجاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک سے چار شیشی ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن۔ نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے۔ منگا کر ملاحظہ کریں

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب ۱۲

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے اس لئے اسم بامسمیٰ ہے۔ بالوں کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنادیتا ہے۔ صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے نہ منہ لیپنے کی ضرورت اور نہ ٹھاٹھہ باندھنے کی حاجت۔ ادھر لگاؤ ادھر خشک ہوتا ہے چار منٹ میں فارغ ہوکر کام پر چلے بنو۔ سردیوں میں نہلانے اور دھونے کی تکلیف سے کیسا عجیب نجات دینے والا خضاب ہے قیمت فی شیشی جو ایک سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مبلغ ؏۔ علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات جو سالہا سال کے تجربہ میں نیر بہدف ثابت ہوئیں۔ وہ بھی ہدیہ ناظرین ہیں۔ سفوف سوزاک فی ڈبیہ عہ ر حبوب آتشک فیدر جن ۶ر حبوب بواسیر خونی و بادی۔ قیمت فی ڈبیہ عہ ر۔ سرمہ اکسیر العین فی تولہ عہ ر۔ سفوف جریان ۱۲ر حبوب مبہی فیدر جن دو روپے۔ نمونہ خضاب اور ہر ایک ادویات کا نمونہ چار آنے۔ محصولڈاک و خرچ پارسل ہر ایک حالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

منیجر کارخانہ قدرتی خضاب انہ تلونڈی راہ والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ